ختم نبوت پر اہلسنت کا ترجمان
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
ماہنامہ لانبی بعدی لاہور
شمارہ 10 اکتوبر 2012ء جلد نمبر 14
بانی مدیر اعلیٰ حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
چیف ایڈیٹر صاحبزادہ سید واجد علی گیلانی

ہم عظمت رسول ﷺ کے پاسباں ہیں پاسباں



عشق رسول ﷺ کی تازہ لہر
حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

شاہین ختم نبوت مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا توفیق جوناگڑی

حضرت خواجہ پیر سید فیض محمد شاہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت پیر سید محمد اجمل گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار تحریر

فلسفہ قربانی اور اس کے فضائل و مسائل
مولانا حکیم غلام حسن نورانی

ہم آئے یہاں تمہارے لئے
نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ

تحریک تحفظ اسلام پاکستان کا عظیم کارنامہ
قادیانیوں کے بیت الکفر سے مینارے گرادیے گئے
رپورٹ مفتی محمد یونس نظامی

ہدیہ 20 روپے

بمقام جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی

43 کلومیٹر
نارووال روڈ مریدکے

سالانہ عرس مبارک

عظیم الشان

حضرت

پیر طریقت رہبر شریعت شیخ المشائخ

خواجہ سید فیض محمد

المعروف حضرت پیر قلندر دھالی

شاہ نقشبندی مجددی

رحمۃ اللہ علیہ

24 اکتوبر 2012ء بروز بدھ

بعد نماز مغرب

سفیر ختم نبوت پیر سید محمد اجمل گیلانی شہید بغدادی

رحمۃ اللہ علیہ

زیر صدارت

فنافی الرسول پیر طریقت رہبر شریعت

پیر سید اکبر علی گیلانی شاہ نقشبندی فیضی صاحب

زیر صدارت

پیر طریقت رہبر شریعت

پیر سید اصغر علی شاہ گیلانی نقشبندی صاحب

آستانہ عالیہ کوٹلی میانی شریف

پہلی نشست 10 بجے صبح صرف خواتین کیلئے

آپ سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے

دوسری نشست بعد نماز مغرب

الداعی الی الخیر

سید واجد علی گیلانی

ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا

ختم نبوت کے تحفظ اور اہلسنت و جماعت کا ترجمان

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ماہنامہ

لانبی بعدی

لاہور

زیر سیادت

حضرت پیر سید اکبر علی شاہ گیلانی / حضرت پیر سید فیروز شاہ

زیر قیادت

علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی

زیر نگرانی

پیر محمد اشرف رسول شاہ

پیر سید فیض محی الدین شاہ قادری

سید محمد اقبال حسین شاہ بخاری

پیر سید غلام دستگیر گیلانی

امیر تحریک تحفظ ختم نبوت

فیضان نظر

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش

قائد اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی

مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی

صاحبزادہ شہید ختم نبوت سید محمد اجمل گیلانی

زر تعاون
قیمت فی شمارہ 25 روپے
سالانہ بمعہ ڈاک خرچ 300 روپے

سب آفس
جامعہ اسلامیہ میلاد ٹاؤن مریدکے
0300-8484871, 0321-4192539

برائے خط و کتابت و ترسیل زر جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی تحصیل مریدکے ضلع شیخوپورہ

حسنِ ترتیب

نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)

جو شمع یادِ نبی کی جلائی جاتی ہے
تو روشنی کی کرن دل پہ چھائی جاتی ہے
مہک وہ جنتِ فردوس کے چمن میں کہاں
مہک جو گیسوئے احمد سے آئی جاتی ہے
چلو اے حاجیو مکے سے ہم مدینے چلیں
درِ رسول پہ بگڑی بنائی جاتی ہے
مدینے اپنے فدا کو بھی اب بلالیجے
کہ جھکنے آپ کے در پر خدائی جاتی ہے

(۲)

بزمِ نوری سے طیبہ کے جلوے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں
دل سے اپنے عقیدت کے جذبے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

ہے نگاہوں میں طیبہ کا منظر دل میں پنہاں ہے بس یادِ سرور
جامِ عرفاں سے مستی کے قطرے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

ہند میں غم کا مارا ہوا ہوں اور بد بخت و بے آسرا ہوں
سیرتِ پاک کے سارے قصے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

زائرینِ حرم! جا کے کہنا کیفیت کو مری شاہِ دیں سے
آج آنکھوں میں اشکوں کے موتی لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

کیوں نہ گھر گھر میں مقبول ہو یہ کیوں نہ تاثیر ہو اس کی سب پر
خاکِ اجمیر کے پاک ذرے لے کے نعتِ نبی لکھ رہا ہوں

غلام ربانی فدا

دروازے

جب کھلے حاضری کے دروازے
اشک نکلے خوشی کے دروازے
پڑھ کے صلِ علیٰ رسول اللہ
کھولیے بندگی کے دروازے
کلمہ پڑھتے ہوئے مرے مولا
بند ہوں زندگی کے دروازے
قبر میں نام ان کا لیتے ہی
کھل گئے روشنی کے دروازے
صرف بابِ کرم کھلا اُن کا
دی تو دستک سبھی کے دروازے
دیکھ لوں میں بھی چاند نورانی
کھول دو پالکی کے دروازے
ہیں عتیق و عمر غنی حیدر
قصرِ دینِ نبی کے دروازے
نامِ حضرت بلال لکھا ہے
آج بھی بندگی کے دروازے
ضربِ حق سے اکھاڑ دیتے ہیں
اہلِ حق کافری کے دروازے
روح نکلے شفیق اشرف کی
یا نبی آپ ہی کے دروازے

شفیق اشرفی، امبیڈکر نگر

اداریہ

عالمی سطح پر قانون ناموس رسالت کا نفاذ ناگزیر ہے

نائن الیون کے موقع پر امریکی جنونی پادری ٹیری جونز اور سام بسائل نے یہودیوں کے تعاون سے ”انوسنٹس آف مسلم“ (Innocence of Muslims) کے نام سے ایک فلم ریلیز کی جسمیں حضور اکرم ﷺ اور اُمہات المؤمنین کی انتہائی توہین کی گئی اور نبی اکرم ﷺ کی ذات کو ہدف تنقید بنایا گیا۔

امریکی پادری ٹیری جونز اس سے پہلے قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کی دوبار ناپاک جسارت کر چکا ہے اور اب ایک مرتبہ پھر اُس نے یہودیوں کے تعاون سے توہین آمیز فلم بنا کر دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ اس فلم کے منظر عام پر آنے سے پوری دنیا میں مسلمانوں نے گستاخانہ فلم پر اپنے شدید غم وغصہ کا اظہار کیا اور کر رہے ہیں۔

تقریباً گذشتہ دس سال سے یہود و نصاریٰ ایک منظم انداز میں حضور اکرم ﷺ کی ذات کو نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔ کبھی توہین آمیز خاکے اخبارات میں شائع کیے جاتے ہیں اور کبھی فیس بک پر خاکوں کا مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ جنونی یہودی اور عیسائی حضور اکرم ﷺ کی توہین کے نت نئے طریقے اختیار کر رہے ہیں۔

دنیا بھر کے مسلمان احتجاج کرتے ہیں اور پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ احتجاج بھی ہونا چاہیے مگر سوال یہ ہے کہ کیا صرف احتجاج کرنے سے اسلام کی توہین اور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کا عمل رک جائے گا۔ یقیناً یہ کام رکھنے والا نہیں۔ جب تک مسلمان منظم انداز میں اس کے سدباب کیلئے منصوبہ بندی نہیں کرتے۔ اس کیلئے نہ صرف عوام بلکہ مسلم دانشوروں اور حکمرانوں کو بھی میدان میں آنا ہوگا۔

پاکستانی صدر نے اقوام متحدہ میں اپنی تقریر میں ناموس رسالت کے مسئلے کو اُٹھایا اور اس پر قانون سازی کیلئے بھی زور دیا۔ اسی طرح کا مطالبہ او آئی سی کے اجلاس میں بھی کیا گیا۔ مگر اب مطالبوں اور قراردادوں کا وقت گزر گیا۔ قراردادیں منظور کرنے اور اقوام متحدہ سے مطالبے کرنے سے یہ مسئلہ حل ہونے والا نہیں۔ اب عملی جدوجہد کا وقت ہے۔ او آئی سی کو آگے بڑھنا چاہیے۔ جدوجہد کے آئینی رستے موجود ہیں۔ بلاشبہ قانون سازی ہی اس مسئلے کا حل ہے۔ لیکن اس کیلئے ایک منظم، مربوط اور بھرپور مہم سے مغرب کو قائل کیا جائے کہ ایسی مذموم کاروائیاں امن عالم کیلئے بہت بڑا خطرہ ہیں، تہذیبوں کے تصادم کا نظریہ عمل میں ڈھل سکتا ہے۔ تباہی پھیل سکتی ہے۔

مناسب ہے کہ توہین رسالت کیلئے قانون سازی اقوام متحدہ یا مغربی ممالک پر نہ چھوڑی جائے بلکہ مسلم ممالک کو خود

ایک قابل عمل مسودہ تیار کر کے عالمی برادری کے سامنے لانا چاہیے مغرب کو بتانا چاہیے کہ مسلم اُمہ چاہتی کیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یورپی ممالک اور امریکہ پر دباؤ بھی ڈالنا ہوگا کہ جس طرح انہوں نے مٹھی بھر یہودیوں کے مذہب کے تحفظ کیلئے قانون بنائے ہیں۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی ناموس کے تحفظ کیلئے بھی قانون بنایا جائے۔ اقوام متحدہ پر بھی یہ واضح کرنا ہوگا کہ اگر یہودیت کے تحفظ کیلئے قانون بن سکتا ہے تو ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے کیوں قانون نہیں بنایا جاسکتا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک صبر آزما کام ہے۔ مگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں کیونکہ اس کے بغیر کوئی مستقل حل نظر نہیں آتا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ سے یہ سلسلہ رک جائے تو اس کیلئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی ہوگی ورنہ یہ سلسلہ رکتا نظر نہیں آتا۔ اس کیلئے ہر ایک کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ دنیا بھر کی مذہبی تنظیموں کو علماء کے وفود تشکیل دینے چاہئیں جو مغربی دانشوروں اور ارباب اقتدار کو اس مسئلہ کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ تاکہ عالمی سطح پر تحفظ ناموس رسالت قانون کے نفاذ کیلئے راہ ہموار ہو سکے۔ ہمیں دلائل کے ساتھ یورپی ممالک پر واضح کرنا ہوگا کہ عالمی سطح پر ناموس رسالت کے قانون کا نفاذ ناگزیر ہو چکا ہے ورنہ امن عالم کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔



آہ　مولانا حبیب اللہ زیدی نقشبندی

سرجیکل ایسوسی ایشن سیالکوٹ کے مرکزی آفس کے خطیب وامام ممتاز عالم دین مولانا حبیب اللہ زیدی اچانک راہی ملک عدم ہو گئے۔ ۲۱ ستمبر خطبہ جمعۃ المبارک دینے کے بعد تحفظ ناموسِ رسالت ریلی میں شرکت کیلئے علامہ اقبال چوک سیالکوٹ گئے وہاں سے فراغت کے بعد واپس مسجد میں آئے تھوڑی دیر آرام کیلئے لیٹے اور پھر نہ بیدار ہوئے بلکہ اسی حال میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اناللہ وانا الیہ راجعون آپکی نماز جنازہ استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ غلام حیدر خادمی پرنسپل جامعہ نعمانیہ رضویہ سیالکوٹ نے پڑھائی اور انکے آبائی گاؤں کوریکی تحصیل ڈسکہ میں سپرد خاک کیا گیا مولانا زیدی مرحوم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ لاثانیہ حسینیہ علی پور سیداں شریف میں پیر سید عابد حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پہ شرف بیعت سے سرفراز ہوئے دینی تعلیم جامعہ نقشبندیہ جماعتیہ ڈسکہ سے حاصل کی بعد ازاں جامعہ قادریہ فیصل آباد سے تکمیل کی پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو صاحبزادے اور دو ہی صاحبزادیاں ہیں ادارہ ''لا نبی بعدی'' مرحوم کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحوم کی دینی خدمات کی قبولیت اور بلندی درجات کیلئے دعا گو ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت...... چالیس احادیث کی روشنی میں

اربعینِ ختم نبوت

قسط نمبر 2

تحریر: صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مدظلہ العالی

۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

کان یُسمّٰی فی الکتبِ القدیمۃِ احمد و محمد والماحی والمقفی و نبی الملاحم و حمطایا وفار قلیطا وماذ ماذ...... [۱۳]

''اگلی کتابوں میں حضور ﷺ کے یہ نام تھے:

احمد، محمد، ماحی (کفروشرک مٹانے والے)، مقفی (سب نبیوں کے بعد تشریف لانے والے)، نبی الملاحم (جہاد کرنے والے پیغمبر: حمطایا (حرم الٰہی کے حامی)، فار قلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، ماذ ماذ (ستھرے پاکیزہ)''

دنیا میں تشریف لانے والا ہر نبی آپ کی شان ختم نبوت سے آگاہ اور آپ کی عظمتوں کا اعلان کرتے ہوئے دنیا میں مبعوث ہوا...... ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ تخلیق کائنات کا سبب حقیقی حضور ﷺ کی ذات والا صفات ہے...... جیسا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت جبریل امین علیہ اسلام نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کا رب فرماتا ہے:

اگر میں نے ابراہیم (علیہ اسلام) کو خلیل بنایا ہے تو تجھے پہلے ہی حبیب بنایا، اگر موسیٰ (علیہ اسلام) سے زمین پر کلام فرمایا ہے تو آپ کو عالم بالا میں شرف کلام سے مشرف کیا، اگر عیسیٰ (علیہ اسلام) کو روح القدس بنایا تو تخلیق کائنات سے دو ہزار سال قبل آپ کے نام کی تخلیق فرمائی۔ عالم بالا میں جہاں آپ نے قدم رنجہ فرمایا، کسی اور کو یہ اعزاز نہ ملا نہ ملے گا......

اِن کنتُ اصطفیتُ آدمَ علیہ السلام فبِکَ ختمتُ الانبیاء ولقد خلقتُ مائتہ اَلفِ نبی واَربعتہ وعشرین اربعتہ و عشرین الف نبی ماخلقتُ خلقاً اکرمَ علیَّ مِنکَ......

''اگر آدم (علیہ اسلام) کو میں نے چن لیا ہے تو اے حبیب! میں نے آپ کو خاتم الانبیاء بنایا ہے...... میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی پیدا کیے، میں نے کوئی مخلوق ایسی نہیں پیدا کی جو مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہو اے حبیب آپ سے زیادہ کسی اور کو عزت کیسے مل سکتی ہے جب کہ میں نے آپ کو حوض کوثر دیا، منصب شفاعت پر فائز کیا، آپ کو چاند ایسا حسین چہرہ دیا، حج، عمرہ، قرآن اور رمضان کی فضیلتیں دیں...... اے حبیب! سب کچھ تیرے لیے ہے، روز قیامت عرش آپ پر سایہ کرے گا اور حمد تاج آپ کے فرق ناز پر سجایا جائے گا''......

وَلَقَدْ قَرَنْتُ اسْمَكَ بِاسْمِي فَلَا اُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعٍ حَتّٰى تُذْكَرَ مَعِيْ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ عَلَيَّ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِيْ وَلَوْلَاكَ يَا مُحَمَّدُ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا...... [۱۴]

''آپ کے نام کو میں نے اپنے نام کے ساتھ یوں ملا دیا کہ جہاں میرا ذکر ہوگا، آپ کا بھی ذکر ہوگا...... یقیناً میں نے دنیا و مافیہا کو اس لیے پیدا کیا تاکہ ان کو میرے ہاں آپ کی قدر و منزلت کا پتا چلے...... اے محمد! اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے، ہرگز پیدا نہ کرتا''......

شب معراج اور تذکرہ ختم نبوت

۱۱۔ شب معراج تمام انبیاء کرام علیہ اسلام نے مسجد اقصیٰ میں حضور ﷺ کی اقتدار میں نماز ادا کر کے روز میثاق میں کیے گئے عہد کی عملی تائید و توثیق کی...... اس موقع پر جبریل امین علیہ اسلام نے آپ کا تعارف کراتے ہوئے کہا: هٰذَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ [۱۵]

یہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں''۔

۱۲۔ مسجد اقصیٰ میں نماز کے بعد انبیاء کرام علیہ اسلام اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائے، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داود، حضرت سلیمان اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہم السلام نے خطبات میں آپ کے فضائل و خصائل بیان کیے، آخر میں محمد مصطفیٰ ﷺ نے خطبہ (صدارت) ارشاد فرمایا

الحمد الله الذی از سلنی رحمتہ للعالمین و کافتہ للناس بشیرا و نذیرا وانزل علی الفرقان فیہ بیان لکل شیء وجعل امتی خیرامتہ اخرجت للناس وجعل التی امتہ وسطا وجعل امتی ھم الخرون بوشرح لی صدری بوجعلنی فاتحا خاتما...... [۱۲]

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کے لیے ثواب کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا میری امت کو تمام امتوں میں بہتر اور کامل بنایا، جس کو لوگوں کے سامنے بھیجا اور میری امت کو (قیامت میں) اول اور (دنیا میں) آخر بنایا اور میرے سینہ کو کھول دیا اور مجھے فاتح دیوان نبوت اور خاتم دفتر رسالت بنایا''......

۱۳۔ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ شب معراج اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا:

قد اتخذ تک خلیلا فھو مکتوب فی التوراۃ محمد حبیب الرحمن و ارسلتک الی الناس کافتہ و جعلت امتک ھم الاولون، و ھم الآخرون بوجعلت امتک ال تجوز اھم خطبتھتہ یشھدو انک عبدی، ورسولی، وجعلتک اول النبین خلقہ واخرھم بعثا (الی قولہ) وجعلتک فاتحو خاتما...... [۱۷]

''میں نے آپ کو خلیل بنایا اور تورات میں لکھا ہوا ہے کہ محمد رحمن کے حبیب ہیں اور میں نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنایا اور آپ کی امت کو اول اور آخر بنایا اور جب تک آپ کی امت یہ گواہی نہ دے کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، ان کا خطبہ جائز نہیں ہوگا اور میں نے آپ کو پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے بنایا اور دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کو نبوت کا افتتاح کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا''......

۱۴ خطیب بغدادی اور حافظ ابن عساکر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شب اسریٰ میرے رب نے مجھے اپنے قریب کیا، حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک، بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک، بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک، اللہ عزوجل نے فرمایا:

یا حبیبی یا محمد قلت: لبیک یا رب، قال: ھل غمک اَنْ جعلتک آخر النبیین؟ قلت: یا رب لا، قال حبیبی اھل غمّ اُمتک اَن جعلتھم آخر الاُمم قلت یا ربّ لا، قال: اَبلغ اُمتک عنی السلام، واَخبر ھم انی جعلتھم آخر الاُمم لاَفضح الاُمم عندھم ولا اَفضحھم عند الاُمم ...... (۱۸)

''اے میرے حبیب، اے محمد! میں نے عرض کی اے میرے رب میں حاضر ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے؟ میں نے کہا، اے میرے رب! نہیں، فرمایا: اے میرے حبیب! کیا آپ کی امت کو اس کا غم ہے کہ اسے آخری امت بنایا؟ میں نے کہا، اے میرے رب! نہیں، فرمایا: آپ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچا دیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری امت بنایا ہے، تاکہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں''......

عالم برزوخ اور ختم نبوت

عالم ارواح اور عالم دنیا کی طرح عالم برزخ میں بھی سرکار ابد قرار ﷺ کی شان ختم نبوت کا اظہار ہوگا۔

۱۵۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت ہے کہ جب منکر نکیر فرشتے قبر میں مدفون شخص سے سوال کریں گے کہ تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ تو وہ کہے گا:

ربی اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ، والاسلامُ دینی، ومحمدٌ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) نبی وھو خاتم النبیین: فیقولان لہ صدقت...... (۱۹)

''میرا پروردگار اللہ وحدہ لاشریک ہے، اسلام میرا دین اور محمد مصطفیٰ ﷺ میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں، یہ سن کر فرشتے کہیں گے، تم نے سچ کہا''......

۱۶۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ جب فوت ہو گئے تو ان پر جو کپڑا تھا اس کے نیچے سے آواز آ رہی تھی، لوگوں نے ان کے سینہ اور چہرہ سے کپڑا ہٹایا تو ان کے منہ سے آواز آ رہی تھی۔

محمدٌ رسول اللّٰہ النبیُّ الامیُّ خاتم النبیین...... (۲۰)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تازہ

تحریر: مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

اگر ہم بتائیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہمیں محبت ہے تو ہماری روحیں سکون نگر بن جاتی ہیں، اگر ہم کہیں شمس الضحیٰ ﷺ سے ہمیں پیار ہے تو ہمیں پھر بھی وجد و سرور کے جام ملتے ہیں۔ اگر ہم بولیں ہمیں ماہ مدینہ ﷺ سے عقیدت ہے تو ہمارے دلوں میں چاندنی تیز ہو جاتی ہے۔ اگر ہم ذکر کریں کہ ہمیں سرورِ کونین ﷺ سے عقیدت و ارادت ہے تو ہمارے دل و دماغ پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے مگر جب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاند ﷺ کے بارے میں شوق کو عشق سے تعبیر کریں تو اس کا اپنا انداز ہے۔ عربی لغت کے مطابق جب محبت پختہ ہو جاتی ہے تو عشق کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی لکھتے ہیں کہ عشق رسول ﷺ تو ایمان ہے، ایمان کی جان ہے، جان کا چین ہے اور چین کا سامان ہے۔

سرورِ کونین، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خالق کائنات جل جلالہ نے وہ منفرد محبوبیت عطا فرمائی ہے۔ ابتداء آفرینش سے لے کر قیامت کے رونما ہونے کے بعد خلود میں بھی آپ سے عشق و محبت کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ مخلوقات کے مختلف طبقات اس سوغات کے امین ہیں، فرش سے لیکر عرش تک آپ کے عشق کا جھنڈا لہرا رہا ہے، قوس و قزح اور کہکشاں کے نکھار میں یہی سوز جلوہ گر ہے۔ آپ سے چڑیا اور چکور کی الفت، آپ سے مچھلی اور مور کی محبت، شمس و قمر کے سینے میں آپ کی چاہت، جگر لالہ میں آپ کے عشق کا فیض ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔

آپ سے پہاڑوں کی چوٹیاں اور درختوں کی ٹہنیاں پیار کرتی نظر آئیں، شجر و حجر آپ پر درود و سلام میں مگن پائے گئے۔ جانور قدموں سے لپٹے اور منٰی کے میدان میں قربانی کے وقت اونٹ چھری چومنے کے لئے آپکی طرف دوڑ پڑے۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

مگر حضرت انسان نے جو آپ ﷺ کے ساتھ عشق کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی محبت کا رنگ اتنا گہرا ہے کہ جب چڑھ جائے تو اترتا ہی نہیں، آپ کی عقیدت کا نور اتنا طاقتور ہے۔ جو ظلم و ستم کی آندھیوں میں بھی بجھتا ہی نہیں، آپ کے عشق میں ایسی مٹھاس ہے جس کا ذائقہ کبھی تلخ ہوتا ہی نہیں۔ آپ کے عاشق موت کے منہ میں بھی مسکراتے رہتے ہیں، آپکے دیوانے شروع ہی سے طاغوت کو نیچا دکھاتے رہتے ہیں،

ذات نبی کی خاطر اپنے آپ کو بھول جانا اور شان پیغمبر ﷺ کی خاطر موت کے پھندے پر جھول جانا گدایان طیبہ کا ہمیشہ شیوہ رہا ہے۔ دور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لیکر آج تک ہر ماہ و سال اور لمحہ گھڑی میں عشق سوئے دار و رسن زخم کھاتا اور مسکراتا بڑھتا رہا ہے۔

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

عشق مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا ہر دور میں لہراتا رہا، ان غازیوں کی ٹھوکروں کا مقابلہ کرنے میں بڑے بڑے نامور اپنا نام تک گم کر بیٹھے، اور بڑے بڑے تاجور اپنے تاج و تخت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ آپ کے شیدائیوں کی ہیبت سے بڑے بڑے جابروں کے ایوانوں

پر لرزہ طاری رہا ہے۔ عشق رسول ﷺ سے کائنات کو ایسی اعلیٰ قیادت نصیب ہوئی جنکے کردار پر قدسی بھی رشک کرنے لگے، عشق رسول ﷺ علم وعمل، عدل وانصاف، ایثار واخوت، شرم وحیا، امن و رحمت، فداکاری اور وفاشعاری کی شکل میں امت مسلمہ کی گذشتہ ہر صدی کی ہر گھڑی میں موجود رہا ہے۔

جو عشق رسول ﷺ بدر وحنین، یمامہ اور کربلا میں سرگرم رہا۔ جو عشق رسول ﷺ حضرت معاذ ومعوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی چمکتی تلواروں میں جلوہ گر رہا' جو عشق رسول ﷺ حضرت محمد بن مسلمہ اور حضرت عمیر خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سینوں میں موجزن رہا۔ آج وہی عشق پھر انگڑائی لے رہا ہے۔

آج منحوس اور پلید سوچوں نے جب رفعت مصطفیٰ ﷺ کی روز افزوں تجلیوں اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کی چمکتی کلیوں سے حسد و بغض کی بنا پر گستاخانہ فلم تیار کی تو لیبیا، سوڈان، تیونس، یمن، مصر سے لیکر پاکستان تک بلکہ شرق وغرب کے پورے جہاں تک ایک ہلچل مچ گئی ہے۔ گستاخانہ فلم کے رد میں جس طرح عاشقان رسول ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور مختلف ممالک میں اور شہروں میں روزانہ عشق ومستی کے غیور قافلے امریکی سفارتخانوں کی طرف دھاڑے اور للکارتے ہوئے بڑھ رہے ہیں، میری آنکھ کو مستقبل کا کچھ اور ہی منظر نظر آرہا ہے۔ اور ایک طویل تدبر کے بعد میرا قلم مجموعی صورتحال کو یوں بیان کرنے پہ مجبور ہے۔

کہہ ہی دوں میں آج تجھ سے درد دل کی داستاں
خشک میرا سوچتے خون جگر ہونے کو ہے
سامنا ہے پھر جہاں کو آتش نمرود کا
عشق بھی اپنی ادا میں بے خطر ہو کو ہے
یاد رکھیں یورپی کشتی کے ظالم نا خدا
آج کی موجوں سے پیدا اک بھنور ہونے کو ہے
چھا رہے ہیں بندگان کبریاء طاغوت پر
"بیت ابیض" جلد ہی زیر و زبر ہونے کو ہے
وارننگ ہے ان مقامی گیدڑوں کو ایک بار
یہ ابامہ چند دنوں میں در بدر ہونے کو ہے
کوچ کرنے کو ہوئے ہیں ظلمتوں کے قافلے
دیکھتا ہوں دین حق کو پھر سحر ہونے کو ہے
گونج اٹھی ہیں فضائیں نعرہ تکبیر سے
میری بستی کی طرف روئے قمر ہونے کو ہے
جاگتے رہ کے بناؤ عشق کی مالا کوئی
اس طرف "شاہ مدینہ" کا گذر ہونے کو ہے

21 ستمبر 2012 کا دن اسلامیان پاکستان کی تاریخ کا ایک نہایت خوشگوار اور یادگار دن ہے حکومت پاکستان کی یہ سعادت ہے کہ اس نے گستاخانہ فلم کے رد عمل میں سرکاری سطح پر "یوم عشق رسول ﷺ" Day of Rasul,s Love منانے کا اہتمام کیا۔

اگرچہ مسلمانوں کے لئے ایک دن کیا ہر دن ہی بلکہ ہر گھڑی ہی عشق رسول ﷺ کے لئے وقف ہے لیکن کسی ایک دن کو کسی عظیم نام سے منسوب کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس دن قوم کا جوش و خروش دیدنی تھا، گلیوں کی چھوٹی انجمنوں سے لیکر ملک گیر اور انٹرنیشنل جماعتوں تک لوگ جذبہ عشق رسول ﷺ سے سرشار تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں سے لیکر لاغر اور نحیف بوڑھوں تک، عورتیں، مرد سب "ہم عظمت رسول ﷺ کے پاسباں ہیں پاسباں" کے نعرے لگا رہے تھے۔ چوکوں، چوراہوں، مکانوں، دکانوں، فیکٹریوں اور گاڑیوں پر رسول ہاشمی ﷺ سے اظہار محبت کے بینر آویزاں تھے۔ اور مظاہرین کی پرنور اور پرجوش جبینوں پر یہی لکھا نظر آرہا تھا۔

شراب عشق احمد میں کچھ ایسی کیف و مستی ہے
کہ جان دیکر بھی اک دو بوند مل جائے تو سستی ہے

بلاشبہ کروڑوں لوگوں نے دیہاتوں، قصبوں اور شہروں میں دکانیں اور کاروبار زندگی بند کر کے چھوٹی چھوٹی گلیوں سے بڑی بڑی

شاہراہوں تک ناموس مصطفیٰ ﷺ پر مرمٹنے کا اظہار کیا۔ لوگوں کے لہجے میں امریکی، یہودی گستاخوں کے بارے میں شدید نفرت تھی اور گستاخان رسول ﷺ پر بجلی کی طرح ٹوٹ پڑنے کا جذبہ موجود تھا۔ اس دن مفلس و نادار لوگ بھی طاغوت کے مقابلے میں آہنی دیوار بن جانا چاہتے تھے ہر شخص کی زبان سے نکلنے والا نعرہ ایک شعلہ محسوس ہوتا تھا۔ لوگوں کے جذبات اور احساسات کی تپش یہ واضح کر رہی تھی۔

ناموس نبی کی خاطر ہم ہر باطل سے ٹکرائیں گے
جو راہ میں ہماری آئے گا ہم اس کو مار گرائیں گے

میں نے اس دن نماز جمعہ کے بعد گوجرانوالہ سے لاہور شملہ پہاڑی تک کے سفر میں جب رسول ﷺ کے عجیب وغریب مناظر دیکھے اس دن کی ہڑتال میں کسی لیڈر یا جماعت کی کال کا منظر نہیں بلکہ جذبہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظر نظر آ رہا تھا۔ لوگ کسی تنظیم کا ممبر ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ عاشق پیغمبر ﷺ ہونے کی وجہ سے گھروں سے نکل آئے تھے گلیوں، بازوروں میں بالکونیوں اور چھتوں پر یوں ہجوم تھا جیسے ''طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا'' کا زمانہ لوٹ آیا ہے۔ فضائیں ''كُلُّنَا فِدَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ'' سے گونج اٹھیں۔

حکومت کے ''یوم عشق رسول ﷺ'' منانے کے پس پردہ مقاصد کیا تھے؟ یہ تو وقت بتائے گا۔ مگر بظاہر یہ ایک اچھا اور اہم اقدام تھا۔ لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ حکومت، اس کے وزراء اور اہم شخصیات عوام میں آ کر اور ریلیوں میں شرکت نہ کر کے زخمی اور دکھی عاشقان رسول ﷺ سے اظہار ہمدردی اور اظہار یکجہتی میں ناکام رہے ہیں۔ جس وجہ سے عوام جو پہلے ہی حکمرانوں کو امریکی غلام سمجھتے ہیں نالاں اور غیض وغضب میں نظر آئے۔ اگر حکمران عوام کو مطمئن کرتے تو اشتعال کی لہر نہ اٹھتی، حکمران قوم کی ڈھال اور زبان ہوتے ہیں جب ڈھال سہارا نہ بنے اور زبان گنگی ہو جائے تو انسان ایک بے صبری کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ایک طرف فلوریڈا کے ملعون عیسائی ٹیری جونز نے قرآن پاک کی بے حرمتی کیلئے Burning Quran day جیسی کمینی حرکت کا سلسلہ شروع کر کے امت مسلمہ کے جذبات کو چھلنی کیا۔ دوسری طرف ملعون اسرائیلی فلم میکر ''ملعون سام بے اصل'' نے توہین رسالت پر مشتمل فلم بنا کر crime Global کا ارتکاب کرتے ہوئے امت کو نہ بھولنے والا زخم لگایا۔ ایسے میں بے عمل سے بے عمل مسلمان کی بھی جو کیفیات ہیں وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتیں۔

یہ واضح ہے کہ اسلام اپنی املاک کو جلانے کی اجازت نہیں دیتا لیکن حالت احتجاج میں نکلے ہوئے انسان کو بالخصوص جب اسے کسی کی طرف سے توہین رسالت کی خبر مل چکی ہو تو ایسے میں آپ اسے اپنے کسی ذہنی تہذیبی سانچے میں ڈھالنا چاہیں تو بہت مشکل ہے۔

قرآن مجید میں سورۃ النساء آیت نمبر ۱۴۸ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ ''اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان مگر مظلوم سے'' جس مسلمان کے جذبات کو گستاخانہ فلم کی خبر سن کر جو ٹھیس پہنچی ہے اور پھر وہ بے بسی میں زندگی بسر کر رہا ہے یہ مظلومیت کی اس حد تک پہنچا ہے کہ اسکے انداز اظہار کو شریعت نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

بخاری شریف میں کتاب الصلح میں حدیث نمبر ۱۹۶۲ ہے کہ جب عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی توہین کی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں کہا خدا کی قسم میرے رسول ﷺ کا دراز گوش (گدھا) تجھ عبداللہ ابی سے کہیں زیادہ خوشبو والا ہے۔ بلکہ تفسیر جلالین میں صفحہ نمبر ۴۲۳ پر ہے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کی سواری (گدھے) کا پیشاب بھی تجھ سے کہیں زیادہ خوشبو والا ہے۔ پھر وہاں پر ڈنڈوں سے مکوں سے جوتوں سے لڑائی ہوئی مگر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عشق رسول ﷺ کا جو مظاہرہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حمایت کی رسول اللہ ﷺ کی ذات تو کیا سواری کی توہین پر جو امت کا ردعمل ہونا چاہیے اس حدیث میں اس کیلئے ایک جامع سبق موجود ہے۔

ہمارے بعض دانشوروں کو اب تک شاید عشق رسول ﷺ

حرارت معلوم کرنے کا تھرمامیٹر ہی میسر نہیں آسکا۔ جس شخص کے محور محبت پر حملہ ہو چکا ہو اور وہ صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے باہر نکلا ہو عقل تسلیم نہیں کرتی کہ وہ بینک ڈکیتی جیسی گھٹیا حرکت کرے، جو بے بسی میں شوریدہ حال ہو وہ ہسپتال کیا جلائے گا۔ یوم عشق رسول ﷺ کے موقع پر کچھ ٹی وی چینلو چند تخریب کاروں کی خرابی دکھاتے رہے مگر کروڑوں عاشقان رسول ﷺ کی بے تابی دکھانے سے محروم رہے۔ انہیں کسی گلی میں چند لوگ ڈنڈا اچھالتے تو نظر آگئے مگر مال روڈ لاہور پر سنی اتحاد کونسل کے جلوس میں لاکھوں اہل محبت عشق و مستی میں نعرے لگاتے نظر نہیں آئے۔

مجھے اس دن جیو نیوز کے پروگرام "مجھے مصطفی ﷺ سے پیار ہے" میں شرکت کرنا تھی شملہ پہاڑی لاہور کے اردگرد تقریباً ایک گھنٹہ آنسو گیس سے آنکھیں پرنم اور حلق تلخ کر کے میں جیو پروگرام میں پہنچا تو محسوس ہو رہا تھا شاید پروگرام کا موضوع ہی بدل گیا ہے۔ شعر و سخن، فکر و نظر، عشق و مستی، دلیل و دانش اور فہم و فراست کے ہمراہ تند و تیز لہجے اور بیتاب جذبے سے جو چڑھائی گستاخان رسول ﷺ اور OIC کے مردہ گھوڑوں پر کرنا تھی لگتا تھا کہ اس کا رخ بدل گیا ہے۔ ہمارا میڈیا بذات خود ایک المیہ ہے۔ یہ ہر وقت دباؤ میں ہوتا ہے یا بر وقت دباؤ میں آجاتا ہے۔ اس مقدس احتجاج کی آڑ میں آکر چند مٹھی بھر شر پسندوں نے فساد کیا ہے تو اسے کروڑوں عاشقان رسول ﷺ کیلئے بطور گالی کیوں استعمال کیا گیا؟ چند محدود مقامات پر کچھ افسوسناک واقعات کی بنیاد پر پوری ملت کے نہایت مقدس اور ایمانی احتجاج کو شرم اور فساد سے تعبیر کرنا بذات خود ایک بے شرمی اور فساد ہے۔ لگتا ہے کہ اس تاریخی ایمانی احتجاج کو غیر موثر بنانے کیلئے کچھ لوگوں کو آلہ کار بنایا گیا اور رہی سہی کسر میڈیا نے نکال دی۔

کراچی اور پشاور جہاں جرائم پیشہ لوگوں کی طرف سے فسادات روزمرہ کی بات ہے یا کالعدم تنظیموں کے بعض مٹھی بھر افراد کسی ایسی سرگرمی میں اگر شریک پائے گئے ہیں تو اس بنیاد پر کروڑوں عاشقان رسول ﷺ کی اس مقدس حاضری کے ایمانی انداز کو اجاگر نہ کرنا بلکہ بے جا طعنے دینا ایک بہت بڑی زیادتی ہے اور مغربی ایجنڈے کا وار ہے۔ ہمارے دانشور عوام کو صبر کی بار بار تلقین کر رہے ہیں اور صبر بہر حال ایک اچھی بات ہے مگر حکمرانوں کو بھی بے صبری کی تھوڑی سی تلقین کر دیں جو توہین رسالت پر اتنے بڑے حملے کے بعد بھی امریکہ کے سامنے بزدلانہ خاموشی پر صبر کیے ہوئے ہیں۔

سچی بات تو یہ کہ سعودی عرب سمیت مسلم امہ کے حکمران اس کڑی آزمائش کی گھڑی میں امت مسلمہ کی ترجمانی میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔ کچھ لوگ آج سعودی عرب کے قومی دن پر مبارکباد دے رہے ہیں مگر جب امت مسلمہ کی نگاہیں مرکز اسلام کی طرف سے ترجمانی کے انتظار میں تھک گئی ہیں تو گستاخیوں کے اڑتے دھوئیں میں بھی سوئے ہوئے شہزادوں کو میں کس منہ سے مبارکباد کہوں؟ آج قوم کے بچے بچے پہ لازم ہے کہ ہر طرف یہ پیغام پہنچائے۔

جان دینا ان کی خاطر ہے فریضہ حیات
جس طرح سمجھا ہے خود اور وں کو سمجھانا بھی ہے
کر کے جان و مال ان کی شان و عظمت پہ نثار
عظمت نبوت کا نعرہ ان سے لگوانا بھی ہے
حق بیانی کی نہیں جن زبانوں کو لگن
عظمت نبوی کا نعرہ ان سے لگوانا بھی ہے
کر رہے ہیں جو پیار مصطفی ﷺ سے دشمنی
عشق نبوی کی بنا پر ان سے ٹکرانا بھی ہے
ضیغم اسلام وہ ممتاز قادری برملا
ظلم کے پنجوں سے ہم نے اس کو چھڑوانا بھی ہے
ہم نے آصف طے کیا زندگانی کا اصول
ان کی خاطر ہی جئیں گے اور مر جانا بھی ہے

......☆......☆......☆......

فلسفہ قربانی اور اس کے فضائل و مسائل

تحریر: حکیم غلام حسن نورانی

کائنات میں جاری قائدہ مستمرہ خود اس امر کا غماز ہے کہ یہاں ہر ادنیٰ چیز اپنے سے اعلیٰ پر قربان ہو رہی ہے اگر جمادات نباتات مٹنے کو تیار ہیں تو نباتات حیوانات کی خوراک بن کر ایک گونہ قربانی کا حق ادا کرتے ہیں اور حیوانات حضرت انسان کی خاطر اپنے جملہ مفادات حتیٰ کہ اپنی جان پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے علیٰ ھذہ القیاس جہاں ہر چیز کسی نہ کسی پہ فدا ہونے جا رہی ہے تو لازم ہے انسان جو اشرف المخلوقات ہے وہ بھی اپنے سے اعلیٰ کسی ذات پہ اپنا تن من دھن مال و دولت سب کچھ قربان کرے اور وہ ذات ہے خالق کائنات جل و علیٰ کی جس نے اس کے سر پر عزت و تکریم کا تاج سجایا اور پھر اس کے محبوب کریم ﷺ کی ذات ستودہ صفات جو اس توقیر کا سبب بنے یہی وجہ ہے کہ جب سے رزم گاہ حق و باطل بجی تب سے اہل ایمان اپنا سب کچھ قربان کر کے بھی زبان حال سے یہی کہتے رہے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

عیدالاضحیٰ کے موقع پر سنت ابراہیمی ادا کرتے ہوئے جانور کی قربانی بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ عمل انسان کے اپنے پروردگار سے قرب کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہے شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "آں چیزیست کہ ذبح کردہ شود بروجہ تقرب از شتر و گاؤ و گوسفید در وقت مخصوص کہ آں را قربانی گویند" یعنی اونٹ گائے اور بکری کو مخصوص وقت میں قرب الٰہی کی نیت سے ذبح کرنے کو قربانی کہتے ہیں یہ اسلام کا ایسا عظیم شعار ہے جس کی اہمیت کے پیش نظر اسے ہر امت میں جاری کیا گیا۔ ارشاد ربانی ہے "اور ہم نے ہر امت کیلئے ایک قربانی مقرر فرمائی تا کہ وہ ان بے زبان جانوروں پر اللہ کا نام جپیں جو اللہ نے انہیں عطا کئے" قربانی کا ذکر قرآن میں بعض دیگر الفاظ کے ساتھ بھی آیا "نسک منسک قربان ھدی، نحر امت محمد یہ چوں کہ ملت ابراہیمی بھی ہے اسلئے پیارے خلیل اللہ علیہ السلام کی اس عظیم یادگار کو تا قیامت زندہ رکھا گیا جو آپ نے پیکر ایثار و رضا بن کر اپنے اکلوتے جواں سال لخت جگر جناب اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی گردن پر چھری چلا دی۔ تاریخ انسانی ایسے صابر و شاکر باپ اور مجسمہ تسلیم و رضا بیٹے کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے جسے باپ کی پاکیزہ نگاہ کی تابانیوں نے یہ حوصلہ بخشا کہ وہ اپنے رب کی راہ میں اپنی قیمتی جان قربان کرنے کو تیار ہو گیا۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

وہاں اسی انوکھی داستان کا نتیجہ کربلا کے میدان میں تاریخ کے ماتھے کا جھومر بن کر ضرور چمک رہا ہے

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسین ابتداء ہے اسماعیل

یوں تو مسلمان کا ہر عمل اپنے خالق مالک کی رضا کیلئے ہی ہونا چاہیے لیکن قربانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ رب العالمین نے قرآن میں اس عمل کی للّٰہیت کا ذکر نماز جیسی اہم عبادت اور حیات و موت کی ہنگامہ خیزیوں کے ساتھ اپنے محبوب کریم ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے یوں کروایا "اے محبوب فرما دیجئے بیشک میری نماز اور قربانی میری زندگی اور دنیا سے پردہ پوشی سب اللہ تمام جہانوں کے پالنہار کیلئے ہے اور مجھے اس کا حکم

دیا گیا ہے اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

قارئین حضرت انسان کا سینہ حرص و ہوس اور ایثار قربانی کے متضاد جذبات کا خزینہ ہے حرص و آز ایک حیوانی جبلت ہے کہ جس میں اپنے شکم کی آگ کو ہر جائز و ناجائز طریقے سے ٹھنڈا کرنا مقصود ہوتا ہے کسی کے نفع و نقصان سے قطعاً غرض نہیں ہوتی بدقسمتی سے آج اس منفی جذبے نے پورے معاشرے کے قلوب و اذہان کو اپنے آہنی پنجوں میں جکڑ رکھا ہے خواص و عوام اسی خوئے بد کے خوگر ہو کر رہ گئے الاماشاء اللہ مخبر صادق ﷺ نے قرب قیامت کی علامات میں یہ بھی فرمایا "یکثر الشح" خود غرضی عام ہو جائے گی۔ چنانچہ سر کی آنکھوں سے دیکھ لیجئے۔

خود غرضیوں کی تیرگی حرص و ہوس کی شام ہے
جس نفس پہ نگاہ کرو بے لگام ہے

حالانکہ قربانی کی حقیقت یہ ہے کہ بظاہر لوہے کی چھری جانور کے گلے پر چلائی جائے جب کہ بباطن خدا و مصطفیٰ جل وعلیٰ ﷺ کی محبت کی چھری نفس امارہ کی تمام منفی خواہشات کے گلے پر چلا کر اسے ایثار و قربانی کے ملکوتی وصف کا عادی بنایا جائے کیوں کہ یہی وہ روحانی صفت ہے جو انسان کو اس کارگہ حیات میں ہر موقع پر فتح و نصرت سے ہمکنار کرتا ہے دوسری طرف جلب منفعت کا حیوانی جذبہ کمزور کے مقابلہ میں درندگی اور طاقت ور کے روبرو بزدلی عطا کرتا ہے۔ آج مسلمانوں کی اکثریت ان اعمال صالحہ کی حقیقت سے عاری ہو کر محض رسم کی ادائیگی تک محدود ہو چکی ہے حکیم الامت حضرت اقبال نے اس مرض کی نشاندہی بہت پہلے فرما دی۔

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہے تو باقی نہیں ہے

اسلام اپنے دامن میں پناہ لینے والے ہر مسلمان کو ایک مجاہد کے روپ میں دیکھنا چاہتا ہے جو میدان جنگ کی ہولناکیوں اور وحشتوں سے گھبرانے والا نہ ہو جہاں زندگی اور موت باہم دست و گریباں ہوتی ہے جسم پھٹتے ہیں اعضاء کٹتے ہیں زخموں سے چور جسم ہر جگہ بکھرے ہوتے ہیں ایسے ہوشربا اور گھمبیر مناظر کا سامنا وہی کر سکتا ہے جس کے قلب و نظر کو خاک و خوں سے گاہے بگاہے واسطہ پڑتا رہے بایں وجہ اسلام نے ہر صاحب استطاعت مسلمان کو ہر سال قربانی کرنے کا حکم دیا تا کہ ان مناظر سے مطابقت پیدا ہوتی رہے اسی لئے جانور ذبح کرتے وقت پاس کھڑا ہونے کی ترغیب دی گئی مزید یہ کہ اگر آج جانور کی قربانی سے دریغ نہیں کرتا تو یقیناً کل کو اگر اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو راہ خدا میں پس و پیش سے کام نہ لے گا علاوہ ازیں گوشت اللہ رب العالمین جل وعلیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں ایک بہترین غذا ہے۔ سید عالمیاں ﷺ نے فرمایا "سید الطعام لحم" گوشت تمام کھانوں کا سردار ہے یہ لذیز ہونے کے ساتھ ساتھ صحت افزاء بھی ہے اس کے استعمال سے خون صالح پیدا ہوتا ہے بدن کی افزائش ہوتی ہے قوت و طاقت میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے خود رحمۃ للعالمین ﷺ کو گوشت بہت مرغوب تھا۔ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار ابد قرار علیہ السلام الی یوم القرار نے مختلف مواقع پر مرغی، بٹیر، خرگوش، نیل گائے، اونٹ، مچھلی، بکری اور دیگر حلال جانوروں کا گوشت تناول فرمایا البتہ حضور کو دستی اور شانہ کا گوشت زیادہ مرغوب تھا سرکار علیہ السلام نے بکری کے مغز کو بھی بہت پسند فرمایا اس کے علاوہ سبزی ملے گوشت کو بہت خوشی سے استعمال فرمایا کیوں کہ اس سے گوشت کی حدت اعتدال پر آجاتی ہے خصوصاً کدو کے ساتھ۔ حضرت عبداللہ بن طلحہ فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک خیاط (درزی) نے حضور کی دعوت کی میں بھی آپ کے ہمراہ تھا انہوں نے جو کی روٹی کے ہمراہ خشک گوشت اور کدو کا شوربہ پیش کیا حضور ﷺ برتن کے کناروں سے کدو کے قتلے تلاش فرما کر کھا رہے تھے۔ اسی

دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔ مولائے کائنات شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو گوشت کھایا کرو کہ اس کا استعمال خلق کو اچھا کرتا ہے رنگ نکھارتا ہے اور پیٹ کو چھوٹا کرتا ہے۔

حضور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بعد از ہجرت مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً میں مسلسل دس سال قربانی فرماتے رہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے سو اونٹ قربان فرمائے جن میں تریسٹھ اونٹ اپنے دستِ اقدس سے ذبح فرمائے اس میں ایک لطیف اشارہ اپنی ظاہری حیات مبارکہ کے تریسٹھ سالوں کی طرف تھا اور باقی مولا علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کیے۔ اس روح پرور منظر کو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں حضور کے سامنے اونٹ ٹولیوں کی صورت میں لائے جاتے اور ہر اونٹ دوسرے کو دھکیل کر اپنی گردن آگے کرتا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے چھری پہلے میری گردن پر پھرے۔ حضرت عبداللہ بن فرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''سبحان اللہ! جانوروں کو بھی محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء سے کتنی محبت ہے کہ جان جانے کا دکھ نہ بھاگ جانے کی فکر بس یہی تمنا ہر ایک کو کھینچ کر لا رہی ہے کہ دستِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ذبح ہونا نصیب ہو جائے۔

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
اے کشتۂ ستم تیری غیرت کو کیا ہوا
ہمہ آہوان صحراء سر خود بہادہ برکف
بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

اس عظیم شعار کی ادائیگی کے ضمن میں ان باتوں کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہر عاقل بالغ مقیم مسلمان جو صاحب نصاب ہو اس پر قربانی واجب ہے گھر میں جتنے افراد ان شرائط کے حامل ہوں سب پر واجب ہوگی نہ کہ ایک ہی بکرا سارے گھر کی طرف سے البتہ گائے (بھینس) اونٹ میں سات قربانیاں ہو سکتی ہیں۔

اونٹ پانچ سال، گائے دو سال، بکرا، چھترا، دنبہ کم از کم ایک سال بھیڑ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے پر ایک سال کا معلوم ہو تو جائز ہے۔ جانور کا بے عیب ہونا بھی ضروری ہے کہ بے عیب رب کی بارگاہ میں نذرانہ بھی بے عیب چیز کا ہونا چاہیے لہٰذا ایسا پاگل جانور جو چرتا نہ ہو اتنا کمزور کہ ہڈیوں میں گودا نہ ہو اندھا یا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو یا ایسا لنگڑا جو خود چل کر قربان گاہ تک نہ جا سکے کان دُم یا چکی ایک تہائی سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں ناک بریدہ ہو دانت نہ ہوں، تھن کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہوں ان سب کی قربانی ناجائز ہے بکری کا ایک اور گائے بھینس کے دو تھن کا خشک ہونا ناجائز ہونے کیلئے کافی ہے۔ سینگ اگر پیدائشی نہ ہوں تو حرج نہیں البتہ اگر ٹوٹ گئے خواہ ایک ہی جڑ سے ٹوٹ چکا ہو تو ناجائز ہے۔ گائے یا اونٹ کی قربانی کے شرکاء کا صحیح العقیدہ سنی ہونا ضروری ہے اگر ایک بھی بدعقیدہ گمراہ شامل ہو تو سب کی قربانی رائیگاں گئی۔ دسویں ذوالحجہ کی صبح سے لے کر بارہ کے غروب آفتاب تک قربانی کا وقت ہے اس کے علاوہ جائز نہ ہے جس جگہ نماز عید پڑھی جائے وہاں عید سے پہلے قربانی نہیں ہو سکتی۔

ایسا جانور جس کا نر یا مادہ ہونا ظاہر نہ ہو اس کی قربانی ناجائز ہے۔ قربانی کا گوشت اور کھال دیتے وقت بھی اس بات کا خاص دھیان رہے کہ جن افراد یا اداروں کو دی جا رہی ہے وہ گمراہی پھیلانے کا سبب تو نہیں۔ اس ہوش ربا مہنگائی کے دور میں چھوٹا گوشت خصوصاً اور بڑا عموماً عام آدمی کی دسترس سے باہر ہو چکا ہے بیشمار لوگ سارا سال اس کی صورت کے ناآشنا رہتے ہیں لہٰذا عید قربان کے موقع پر اپنے غریب مسلمان بہن بھائیوں اور احباب کو ضرور یاد رکھیں یہی قربانی کی اصل روح ہے نہ کہ گوشت کے تین حصے کر کے ایک ریفریجریٹر کے اوپر والے خانے میں ایک درمیاں والے اور ایک نیچے والے حصے میں رکھ کر مطمئن ہو جائیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

.......☆.......☆.......☆.......

تحریکِ تحفظِ اسلام پاکستان کا عظیم کارنامہ

قادیانیوں کے بیت الکفر سے مینارے گرادیئے گئے۔ (رپورٹ)

تحریر: مفتی محمد یونس نظامی (ممبر مرکزی مجلس عاملہ تحریکِ تحفظِ اسلام پاکستان)

قادیانیوں کے بیت الحمد (بیت الکفر) سے مینارے گرانے اور دیگر شعائر اسلامی محفوظ کروانے والی ملک کی پہلی جماعت، تحریکِ تحفظِ اسلام پاکستان۔

۱۰ جولائی ۲۰۱۲ء تاریخِ پاکستان کا وہ سنہرا دن ہے جب پہلی دفعہ ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس پر عملدرآمد کیا گیا اور قادیانیوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ اور دنیا پر یہ واضح کیا گیا کہ اگر قادیانی مسلمان ہوتے تو اُن کی عبادت گاہ (بیت الکفر) سے مسجد کے مینارے کیوں گرادیئے گئے ہیں؟؟

اس قدم نے قادیانیت کو وہ شکست دی ہے کہ ہر خاص و عام کو یہ عیاں ہو چکا ہے کہ قادیانی جھوٹ کا پلندہ ہیں اور ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

کباڑی بازار کھاریاں، وہ کھاریاں ضلع گجرات جس کو کبھی ثانی ربوہ کہا جاتا تھا، میں قادیانیوں کا بیت الکفر جو ۱۹۸۰ء کو تعمیر ہوا تھا پر چھ مینارے جن کی شکل و صورت مسجد کی سی تھی تعمیر کیے گئے۔ اور دیگر شعائر اسلامی مثلاً کلمہ طیبہ، نعت، حمد وغیرہ بھی کندہ کیے گئے تھے۔ سراسر غیر آئینی اور غیر شرعی تھے۔ جس کے متعلق ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس نے وضاحت بھی دیدی تھی لیکن قادیانیوں کی ہٹ دھرمی، شریعت محمدی سے انکار اور ملکی آئین کی خلاف ورزی نے انہیں مینار گرانے اور شعائر اسلامی اپنے بیت الکفر سے ہٹانے سے روکے رکھا اور وہ دیدہ دلیری سے مینار اور تمام شعائر اسلامی استعمال کرتے رہے۔ یہ ایسے ہی تھا جیسے گندی بالٹی میں دودھ یا شہد رکھا جائے اور دیکھنے والا انہیں منع نہ کرے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ بیت الکفر سے پاک شعائر اسلام کو ہٹا کر محفوظ کیا جاتا۔

ویسے تو ملک پاکستان میں بہت سی تنظیمات و تحریکات ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کر رہی ہیں لیکن آج تک مینارے اور دیگر شعائر اسلامی کو بیت الکفر سے الگ کرنے کی طرف کسی تنظیم کی توجہ خاص نہ گئی تھی۔ جس کی وجہ سے قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلاتے پھرتے تھے کہ (نعوذ باللہ) ہم بھی مسلمان ہیں لیکن حقائق یہ تھے کہ اس پروگرام میں بیٹھنے، سننے والے افراد کی تعداد صرف ۹ تھی جس کی www.youtube.com سے ویڈیو دیکھی بھی جا سکتی ہے۔ اس لئے بیت الکفر سے مینار اور دیگر شعائر اسلامی کو ہٹانا بہت ضروری تھا۔

تحریکِ تحفظِ اسلام پاکستان، ایک ایسی تحریک جو ناموسِ رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرتی ہے۔ جس کا ہر سپاہی، ہر مجاہد اپنے سینے میں عشق مصطفےٰ ﷺ کی شمع لیے ہوئے شہادت کی منزل کا متلاشی ہے۔ 15 جون کو سالانہ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ کانفرنس پر جوش انداز سے ملکی سطح پر مناتی ہے۔ اس سال بھی 15 جون 2012ء کو کھاریاں عیدگاہ میں کانفرنس اپنے

عروج پر تھی کہ تحریک کے مرکزی امیر، قائدِ تحریک، غازی ناموسِ رسالت، جناب غازی محمد ثاقب شکیل جلالی صاحب کو خطاب کی دعوت دی گئی تو انہوں نے اپنے خطاب کے دوران یہ اعلان کیا کہ کھاریاں کباڑی بازار میں قادیانیوں کی عبادت گاہ پر میناروں اور دیگر شعائرِ اسلامی کا ہونا غیر شرعی اور غیر آئینی ہے۔ جس کو ہم مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم انتظامیہ اور قادیانیوں کو ایک ماہ کی ڈیڈ لائن دیتے ہیں کہ وہ 15 جولائی 2012ء تک بیت الکفر سے مینارے اور شعائرِ اسلامی ہٹا کر شعائرِ اسلامی کی توہین سے باز آجائیں ورنہ ہمارا ہر کارکن یہ کام اپنے دستِ بازو سے کر دکھائے گا۔ تحریک کے ہر کارکن نے جو سندھ، سرحد، آزاد جموں و کشمیر اور جنوبی پنجاب سمیت ملک بھر سے آئے ہوئے تھے فلک شگاف نعرے لگا کر

آقا ﷺ تیری شان کی خاطر
دل بھی حاضر جان بھی حاضر
قائد تیرا ایک اشارہ
حاضر حاضر لہو ہمارا

17 جون 2012 کو یعنی کانفرنس سے دو دن بعد جناب سید افتخار الحسن شاہ کاظمی ایڈووکیٹ وائس چیئرمین مرکزی مجلس عاملہ TTIP کے دفتر میں تحریک کے وکلاء کے پینل سے صلاح مشورہ کر کے ایک درخواست تیار کر لی گئی۔ جس کو جناب راجہ راشد اکرم ایڈووکیٹ کی رہائش گاہ پر فائنل کر لیا گیا۔ مورخہ 26 جون 2012ء کو قائدِ تحریک اور دیگر رہنماؤں اور کارکنان کے ہمراہ جن کی کثیر تعداد تھی جن کو ضبطِ تحریر میں لانا مشکل ہے نے یہ درخواست سب سے پہلے SHO تھانہ کھاریاں صدر، جناب راجہ زاہد نعیم صاحب کو باضابطہ طور پر دی اور پھر DPO گجرات جناب راجہ بشارت صاحب کو بھی دی۔ جس کے مدعیان میں مندرجہ ذیل نام فہرست تھے۔

۱۔غازی محمد ثاقب شکیل جلالی	امیر تحریک تحفظ اسلام
۲۔ملک عابد حسین اعوان	نائب امیر TTIP
۳۔حافظ محمد اصغر توحیدی	جنرل سیکرٹری TTIP
۴۔سید افتخار الحسن کاظمی ایڈووکیٹ	وائس چیئرمین مرکزی مجلس عاملہ TTIP

۵۔چوہدری وقاص مجید۔ جنرل سیکرٹری (یوتھ حضرت امام شاہ احمد نورانی)

اس طرح قادیانیوں کے خلاف باقاعدہ قانونی کاروائی شروع ہوگئی۔ جب DPO گجرات کو درخواست دی گئی تو DPO گجرات نے راجہ زاہد نعیم SHO تھانہ کھاریاں صدر کو ٹیلی فون پر یہ حکم دیا کہ یہ معاملہ انتہائی حساس ہے اسے جلد از جلد حل کر کے واپس رپورٹ دو اور اسے حسبِ معمول کل پر نہیں چھوڑنا۔ یہ اسلام کی عظمت کا معاملہ ہے۔ جس سے تمام احباب کے چہرے کھل اُٹھے اور DPO گجرات کے جذبہ ایمانی کا اظہار بھی ہو گیا۔ بہر حال 28 جون کو SHO تھانہ صدر کھاریاں نے قادیانیوں کو تھانہ میں بلایا اور ان سے استفسار کیا کہ انہوں نے یہ غیر آئینی اقدام کیوں کیے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے حسبِ سابق ہٹ دھرمی سے انکار کر دیا کہ یہ غیر آئینی نہیں ہیں۔ جس پر SHO نے انہیں کافی سمجھایا لیکن انہوں نے بات نہ مانی تو SHO کے مشورہ پر دونوں فریقین کو اگلی تاریخ دے کر فارغ کر دیا گیا۔ اور دوسرے دن وکلاء نے آ کر بحث کی۔ قادیانی گروپ میں عیسیٰ خان ساہی قادیانی اور امجد سہیل گوجر ایڈووکیٹ سکنہ ڈوگر نز دولت نگر قادیانی شامل ہوئے۔ جبکہ مسلمان فریق کی طرف سے آلِ رسول ﷺ جناب سید افتخار الحسن شاہ صاحب ایڈووکیٹ اور جناب شاہد شفیق صاحب شامل ہوئے

افتخار الحسن کاظمی شاہ صاحب نے منہ توڑ دلائل دے کر

انہیں بری طرح زچ کردیا۔ جس سے یہ ثابت ہوگیا کہ وہ غیر آئینی اقدام کیے ہوئے ہیں۔ جس کا عیسیٰ ساہی اور امجد سہیل قادیانی کوئی جواب نہ دے سکے۔ بطور حوالہ 1993SCMR1718 دیا

2جولائی 2012ء کی صبح کو قائدتحریک اور دیگر قائدین وکلاء کارکنان نے ایک درخواست DCO گجرات جناب نوازش علی صاحب کودی۔ جس میں مطالبہ دہرایا گیا۔ جس پر DCO نے جلد از جلد کاروائی کا حکم صادر فرمایا اور SO جناب ندیم بٹ صاحب نے نہایت احسن انداز سے تعاون کیا اور جلد کاروائی کی یقین دہانی کروائی۔

6جولائی 2012ء کو DSP سلطان میراں سرکل کھاریاں سے ملاقات تھی۔ جس میں تحریک کے کارکنان نے بھرپور شرکت کی۔ جن کے جذباتِ ایمانی دیکھ کر DSP نے قائدین سے 12 جولائی تک کی مہلت مانگ لی اور صلاح مشورے کے بعد 12 جولائی تک مہلت دے دی گئی۔ اور DSP نے آخر میں تحریک کے جانثاران جو کہ کثیر تعداد میں تھے کو خطاب میں کہا کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔ انشاء اللہ ہم بھی مسلمان ہیں اور نبی آخر الزماں ﷺ کی ختمِ نبوت پر ایمان رکھتے ہیں جس سے آسمان تک اس نعرے کی آوازیں گونجنے لگیں جو تحریک کی پہچان نعرہ بھی ہے۔

آقا تیری شان کی خاطر دل بھی حاضر جان بھی حاضر

اسی دوران غازی ناموسِ رسالت غازی محمد ثاقب شکیل جلالی امیر TTIP نے 15 جولائی کی رات کو تحفظِ شعائرِ اسلام اور تحفظِ آئینِ پاکستان کانفرنس کا اعلان بھی کردیا۔ جس کے اشتہارات اگلے ہی روز چھپ گئے اور پورے علاقے میں لگا بھی دیئے گئے۔ ملک بھر میں قرآن مجید پر حلف اُٹھائے جانے لگے۔ ضلع گجرات کی 110 یونٹس میں باقاعدہ اجلاس رکھے گئے اور قرآن مجید پر کارکنان سے دوبارہ حلف لیا گیا کہ مرجائیں گے لیکن مینارے قادیانی مرکز پر نہیں چھوڑیں گے۔ جس سے فضا میں جنگِ یمامہ کے جذبہ کی لہر نظر آرہی تھی۔

10جولائی 2012ء کو دن 4 بجے غازی صاحب کے ڈیرہ پر اجلاس رکھا گیا جس میں دورانِ اجلاس بارش شروع ہوگئی۔ لیکن ہر کارکن نے اپنی جگہ سے نہ ہل کر یہ ثابت کردیا کہ وہ ثابت قدمی کا اظہار کرنا جانتے ہیں وہاں پر غازی ثاقب شکیل جلالی صاحب نے کارکنان کو خوشخبری دی کہ "اللہ رب العزت ہماری مدد بدر کی طرح کرے گا یعنی تلوار مارنے سے پہلے سرکٹ جائیں گے۔ جس سے ہر کارکن کا حوصلہ پہلے سے دوگنا ہوگیا۔ اجلاس کے آخر پر ہر کارکن سر پر کفن باندھے، جان ہتھیلی پر رکھے باطل کو پاش پاش کرنے کا ارادہ کرچکا تھا۔ مگر باطل میں اتنا دم خم کہاں کہ وہ یمامہ کے وارثوں، نورانی سوچوں کے پیکر جوانوں کے سامنے ٹھہر سکتا۔

10جولائی 2012ء کو ہی قائدین کی گرفتاریوں کی خبر ملی تو اجلاس میں نائبین ترتیب دیئے گئے کہ اگر غازی صاحب اور دیگر قائدین گرفتار ہوں گے تو ان کے بعد کون کام کرے گا اور تحریک کی قیادت کرے گا اور اگر وہ بھی گرفتار ہوجاتے تو پھر کون تحریک کو چلائے گا۔ اس طرح قائدین کے نائبین کو چھ سیٹوں میں رکھا گیا یعنی اگر پانچ قیادتوں کو بھی گرفتار کرلیا جائے تو چھٹی قیادت تحریک کو چلا کر اپنا مشن مکمل کرے گی۔ ہر ممبر نے قرآن مجید پر حلف دیا کہ اس کی جان تو جاسکتی ہے مگر وہ اپنے مشن سے بے وفائی یا بزدلی بھی نہ کرے گا۔ جس سے فضا میں فلک شگاف نعرے سنائی دینے لگے۔

آقا ﷺ تیری شان کی خاطر دل بھی حاضر جان بھی حاضر

10جولائی 2012ء کی رات 8 بجے کے قریب DSP سلطان میراں، AC رضوان صاحب اور TMO طارق

ملک، SHO راجہ زاہد نعیم اور بھاری نفری کے ساتھ کباڑی بازار کھاریاں پہنچے۔ جن کے ساتھ کھاریاں شہر کے معززین بھی تھے۔ سب نے مل کر موقع دیکھا تو وہاں پر مینار بھی دیکھے اور دیگر شعائر اسلامی بھی تھے تو سب کی موجودگی میں DSP نے یہ حکم دیا کہ تمام شعائر اسلام اتار کر محفوظ کر لئے جائیں جس پر فوراً عمل کر دیا گیا۔ اور انہیں محفوظ کر کے کھاریاں عید گاہ کی اسلامک لائبریری میں محفوظ کر لیا گیا۔ اور میناروں کو گرانے کا عملی مظاہرہ شروع ہو گیا۔ تمام راستے جو کباڑی بازار کو جاتے تھے انہیں مکمل طور پر بند کر دیا گیا۔ ہر راستے پر پولیس کی نفری لگا دی گئی۔ یہاں تک کہ پریس اراکین کو بھی وہاں جانے سے روک دیا گیا۔ اور رات بھر کی کارکردگی میں مینار گرا دیے گئے۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ تحریک تحفظِ اسلام پاکستان نے کھاریاں کے علماء حق یعنی بریلوی علماء کا اجلاس بھی طلب کیا تھا۔ جس میں تمام علماء نے شرکت کر کے اس تحریک کی تائید میں دستخط کر دیے تھے۔ پھر تحریک کے قائدین نے کھاریاں کے تاجران کی انجمن کے صدر جنرل سیکرٹری اور چیئرمین وغیرہ سے ملاقات کی انہوں نے بھی مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ پھر تحریک کے وفد نے کھاریاں بار ایسوسی ایشن کے صدر اور جنرل سیکرٹری سے ملاقات تو انہوں نے بھی ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ المختصر جس سے بھی وفد نے ملاقات کی اُس نے سوچ سے بڑھ کر تعاون کیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیک نیتی اور عقیدہ ختم نبوت سے محبت کی جزا اپنی بارگاہ میں خاص عطا فرمائے۔ آمین

تحریک تحفظِ اسلام پاکستان ملک کی پہلی تحریک بن گئی جس نے قادیانی بیت الکفر سے مینارے گرا دیے اور تمام شعائر اسلامی ہٹا کر محفوظ کر لیے۔ یہ ایک بہت بڑی فتح۔ جو اللہ رب العزت نے غازی ناموسِ رسالت غازی محمد ثاقب شکیل جلالی صاحب کی زیرِ قیادت تحریک کے ذریعے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔ اس طرح ہوا جس طرح غازی صاحب نے 10 جولائی کو اجلاس میں فرمایا تھا۔ کہ تلوار کا استعمال نہ کرنا پڑے گا۔ سر پہلے ہی کٹ کر گر جائے گا۔

تحریک کے صرف دباؤ پر ہی رب العزت نے یہ عظیم فتح تحریک تحفظِ اسلام پاکستان اور تمام عالمِ اسلام کو عطا فرما دی۔ مینارے ختم کرانے کے باب کا آغاز تحریک تحفظِ اسلام پاکستان نے کر دیا۔ وہ بھی وہاں سے جس کو پاکستان کے قادیانی مراکز میں دوسری پوزیشن حاصل تھی۔ وہاں سے۔ اب دُعا ہے کہ اللہ اس تحریک کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور پورے ملک سے اسی طرح خرافات گرانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

26 جون 2012ء سے 10 جولائی 2012ء تک کی اس تحریک نے تحریک تحفظ اسلام پاکستان کے خلوص، توکل علی اللہ، استقامت اور عقیدہ ختم نبوت سے محبت کو بھی متعارف کروا دیا۔ کئی ایسے کارنامے ہیں۔ جو تحریکِ تحفظِ اسلام پاکستان نے سرانجام دیئے ہیں۔ جن میں غازی ثاقب شکیل صاحب کا گستاخِ رسول کو پاکستان کی سب سے بڑی چھاؤنی میں مضبوط ترین لاک اپ میں واصل جہنم کرنا، گاؤں بوریانوالی تحصیل کھاریاں میں مسلمانوں اور قادیانیوں کا قبرستان اس وقت علیحدہ کروانا جب قادیانیوں کے تحصیل کھاریاں کے صدر ارشد محمود لعنتی کی نعش اس کے گھر میں دفنانے کے لیے پڑی تھی۔ کھاریاں، لالہ موسیٰ، ڈنگہ، آزاد کشمیر سے قادیانیوں کو تبلیغ کر کے دائرہ اسلام میں داخل کرنا قابلِ ذکر ہیں۔

(نوٹ) یہ مختصر رپورٹ ہے۔ انشاء اللہ تفصیلاً بک جلد شائع ہو جائے گی۔

فتح بابِ نبوت پر بے حد درود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شیخ المشائخ منبع فیوض برکات

حضرت خواجہ پیر سیّد فیض محمد شاہ نقشبندی

المعروف پیر قندھاری نور اللہ مرقدہ'

تحریر: سید محمد اجمل گیلانی (جامعہ اکبریہ کوٹلی میانی)

سید دو عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان من عباداللہ لاناس ماھم بانبیاء ولا الشھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ بمکانتھم عنداللہ

اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نبی ہیں نہ شہید' لیکن قیامت کے دن انبیاء اور شہداء بھی اللہ کے ہاں انکی قدر ومنزلت دیکھ کر رشک کریں گے۔

یاد رہے کہ رشک کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ انہیں انبیاء اور شہداء سے بلند مرتبہ نصیب ہوگا۔ بلکہ رشک کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ سوچ رہے ہوں گے کہ ہمیں تو نبوت وشہادت کی بناء پر بلند مراتب نصیب ہوئے۔ یہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں کہ نہ نبی ہیں نہ شہید لیکن قرب الٰہی کے مرتبہ پر فائز ہوگئے ہیں۔

صحابہ کے استفسار پر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھم نور وانھم لعلی نور (یہ سراپا روشنی ہوں گے اور نور کے ممبروں پر بیٹھے ہوں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے والذین امنوا اشد حبا للہ اور ایمان والے تو اللہ سے ٹوٹ کر پیار کرتے ہیں۔

معلوم ہوا ولایت اللہ تعالیٰ سے کمال محبت کا نام ہے۔

اللہ کا محبوب اور دوست وہی ہوتا ہے جسے اس ذات باری سے خالص محبت ہو جاتی ہے۔

اولیاء اللہ کا جینا مرنا فقط اللہ کیلئے بن جاتا ہے خلق خدا سے بھی انکے تمام تعلقات کی نسبتیں اللہ رب العزت کی محبت پر ہی استوار ہوتی ہیں۔ وہ نہ کسی سے مال و دولت کی بنیاد پر محبت کرتے ہیں نہ ہی جاہ ومنصب کی بناء پر۔

یہ اللہ کے ہو جاتے ہیں۔ اللہ ان کا ہو جاتا ہے (من کان للہ کان اللہ لہ) اور جو ان لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو اس کی بدبختی نیک بختی میں بدل جاتی ہے۔

کیونکہ ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے لایشقی جلیسھم (ان کا ہم نشین بدبخت نہیں رہ سکتا یہی وجہ ہے کہ ان کی زیارت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ اور فرمان نبوی بھی ہے کہ اذا رؤوا ذکر اللہ (ان پر نظر پڑتے ہی خدا یاد آ جاتا ہے) ان کی ہم نشینی اور ان کی سیرتوں کا مطالعہ دلوں میں پیغام عمل بن کر اترتا ہے۔ ان کے ایمان افروز حالات سے حاصل کردہ روشنی انسان کو اپنے کردار کی تشکیل وتعمیر میں رہبر کا کام دیتی ہے۔ اولیاء کاملین کی سیرتیں دراصل ہادیٔ سبل ختم رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا تسلسل ہوتی ہیں۔ چنانچہ وہ ویزکیھم کی نیابت کرتے ہوئے خلق خدا کے تزکیہ نفوس کے منصب پر فائز ہو جاتے ہیں۔

برصغیر پاک وہند میں اسلام کی تبلیغ واشاعت ایسے کٹھن فریضے کی انجام دہی کا سہرا بھی بڑی حد تک انہیں اولیاء اللہ کے سر ہے جنہوں نے کفر وشرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے

میں حق و صداقت کی قندیلیں روشن کیں اور جگہ جگہ درس و تدریس کیلئے مکاتب و جامعات اور قلب ونظر کی اصلاح کیلئے ذکر وفکر کی مجالس قائم کیں۔

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار برس حکومت کی اس دوران ہندوؤں نے اسلامی کلچر کو تباہ کرنے کیلئے پورا زور لگایا لیکن صوفیائے کرام کی مسلسل جدوجہد کی وجہ سے وہ ناکام رہے۔

پروفیسر ایچ اے آرگب اپنی کتاب اسلامک کلچر مطبوعہ لندن میں لکھتا ہے ''تاریخ اسلام میں بارہا ایسے مواقع آئے کہ اسلام کے کلچر کا شدت سے مقابلہ کیا گیا لیکن بایں ہمہ وہ مغلوب نہ ہوسکا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ صوفیاء کا انداز فکر فوراً اس کی مدد کو آجاتا تھا اور اس کو اتنی قوت اور توانائی بخش دیتا تھا کہ کوئی طاقت اسکا مقابلہ نہ کرسکتی تھی''۔

انہی بزرگان کرام میں سے حضور قبلہ عالم سید فیض محمد شاہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اقدس ایک روشن مینار اور چراغ راہ کی حیثیت کی حامل ہے۔ آپ حسن اخلاق کے پیکر، بنی نوع انسان کے سچے خیر خواہ اور مخلص ہمدرد تھے۔

حضرت پیر قندھاری کی ولادت ۱۸۵۰ء میں افغانستان کے شہر قندھار کے نواحی علاقے قلعہ سیداں میں ہوئی۔ آپ کے والد حضرت سید امیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب فراست بزرگ تھے اور آپ کے جد امجد حضرت سید خان محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ نابغہ روزگار ہستی تھے۔ جنکے والد ماجد بخارا شریف سے نقل مکانی فرما کر قلعہ سیداں میں تشریف لائے۔

حضرت پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے۔ آپکی عمر ابھی تقریباً پانچ سال کی ہوئی کہ اولیاء اللہ کے طریقے پر چلتے ہوئے نصف رات کے بعد تنہا یاد الٰہی میں مستغرق ہونے کیلئے سوئے دریا تشریف لے جایا کرتے۔ اس دوران آپ نے قرآن مجید کے حفظ کا آغاز فرمایا اور نہایت ہی قلیل عرصہ میں تجوید وقرأت کے ساتھ کلام الٰہی ختم فرمالیا۔

ہر شیخ طریقت کیلئے علم ظاہری کا حصول ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے افغانستان کے جید علماء کرام سے تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر علوم متداولہ حاصل کئے اور درس نظامی کے جملہ فنون میں کامل دسترس حاصل کی۔ افغانستان کے جید علماء مولانا جان محمد اور مولانا بہاؤ الحق رحمۃ اللہ علیہما آپ کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت امام مالک نے فرمایا تھا۔ من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق ومن تصوف لم يتفقه فقد تزندق ومن جمع بين هما فقد تحقق جس نے تفقہ (علم فقہ وغیرہ) پایا اور تصوف نہ پایا وہ فاسق ہوگیا۔ اور جس نے تصوف کی طرف پیش قدمی کی اور تفقہ نہ پایا دین میں وہ شخص زندیق ہوگیا۔ جس میں تفقہ اور تصوف دونوں جمع ہوگئے۔ اس نے حق کو پالیا۔

حضرت پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ میں تفقہ اور تصوف دونوں جمع تھے۔ ظاہری علوم کے حصول کے دوران ہی حضرت پیر صاحب باطنی اور روحانی علوم کے حصول کیلئے شیخ طریقت کی تلاش میں رہتے اور قلعہ سیداں میں ایک صاحب کرامت درویش کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے لیکن انہوں نے آپ کو بیعت کرنے سے معذوری ظاہر کی اور فرمایا کاتب تقدیر نے کسی اور مرد کامل کا فیض آپکے مقدر میں کر دیا ہے۔

چنانچہ خواب میں آپ کو حضرت ملا راحم دل علیہ الرحمۃ کی زیارت ہوئی اور آپ کا طبعی میلان حضرت ملا راحم دل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ہوگیا۔ جو موضع صوفہ کی ایک چھوٹی سی مسجد میں قیام پذیر تھے۔ آپ مذکورہ مسجد میں پہنچے تو حضرت ملا راحم دل حالت مراقبہ میں تھے۔ حضرت پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ نے ظہر، عصر اور مغرب کی نمازیں اس ولی کامل کی اقتداء میں ادا فرمائیں۔ نماز مغرب کے بعد اشارہ سے آپ کو بلایا اور مسجد

کے قریب ایک خستہ مکان میں کھانے سے تواضع فرمائی مگر گفتگو نہ ہوسکی۔ عشاء کی نماز کے بعد حضرت پیر قندھاری نے صحن مسجد میں ہی آرام فرمایا حضرت ملاراحم دل تمام رات حالت مراقبہ میں رہے۔ نماز فجر کے بعد آپ سے آمد کا مقصد دریافت فرمایا۔ حضرت پیر قندھاری نے بیعت کی درخواست کی۔

قطب زمانہ حضرت ملاراحم دل نوراللہ مرقدہ نے بیعت کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں فیض عطا فرمایا اور کچھ عرصہ بعد مرشد حقانی نے اس طالب صادق کو مراقبات کی تعلیم اور خرقہ خلافت کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ تاکہ آپ دکھی انسانیت کی رہنمائی فرماسکیں۔

مسلک طریقت

حضرت پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ طریقت کے مسلک نقشبندی مجددی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ساتویں واسطے سے حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ بن حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔ آپ کا اٹھنا' بیٹھنا' چلنا' پھرنا شریعت مطہرہ کے عین مطابق تھا اور حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل اقوال کی عملی تفسیر تھے۔

۱) صوفی وہ ہے جس نے تمام چیزوں کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کو اختیار کرلیا ہو اور اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہو۔

۲) صوفی وہ ہے جو نصیحت ایسی کرے جس پر خود عامل ہو چکا ہو۔

برصغیر پاک و ہند میں تشریف آوری

۱۸۷۰ء میں شیخ کامل نے آپ کو برصغیر پاک و ہند روانہ ہونے کا حکم فرمایا۔ والد ماجد حضرت پیر سید امیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا تھا۔ والدہ ماجدہ سے اجازت لی اور برصغیر میں آکر ایک عرصہ اولیاء عظام کے مزارات پر حاضری دیتے رہے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سرہندی کے خلیفہ حضرت خواجہ عبدالحکیم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر دو یوم قیام فرمایا۔ ملتان میں حضرت شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مزارات پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ ہندوستان کی قدیم بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی جہاں علوم دینیہ کی تدریس ہوتی تھی۔ ملتان کے اسی قلعہ میں تھی جہاں حضرت غوث بہاء الدین زکریا اور دیگر مزارات ہیں۔ کسب فیض کیلئے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نور اللہ مرقدہ کے مزارات مقدسہ پر حاضری دی جن کا قول تھا کہ شریعت مطہرہ دنیا و آخرت کی سعادت کی ضامن ہے۔ ان حضرات کی ساری زندگی احیائے نظام اسلامی اور اصلاح احوال امت میں گذری۔ اس کے بعد حضرت پیر قندھاری نے اجمیر شریف میں خواجہ خواجگان سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی نور اللہ مرقدہ' کے مزار پر باطنی فیض کے حصول کیلئے حاضری دی' اور کچھ عرصہ قیام فرمایا۔

اس کے بعد ممبئی اور دہلی میں مزارات پر حاضری دیتے ہوئے عروس البلاد لاہور میں سلطان اولیاء منبع فیوض و برکات مخدوم علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ حکیم الامت علامہ اقبال نے جن کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا

سید ہجویر مخدوم امم
مرقد او پیر سنجر را حرم
خاک پنجاب از قدم او زندہ گشت
صبح ما از مہر او تابندہ گشت

الغرض حضرت پیر قندھاری نے بلوچستان، سندھ، سرحد، پنجاب، اتر پردیش، بہاولپور، پٹیالہ اور جموں کشمیر کے مزارات پر حاضری دی اور چلہ کشیاں کیں۔ کشمیر میں حضرت شاہ ہمدان سے فیض کے بعد شاہدرہ لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔

ازدواجی زندگی

آپ نے تقریباً ۶۰ سال کی عمر میں شادی فرمائی۔ جس کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا ایک شخص کسی مشکل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت پیر قندھاری مری میں تشریف فرما تھے آپکی دعا سے موصوف کی حاجت برآوری ہوگئی۔ چنانچہ موصوف نے اپنی بھتیجی کا رشتہ آپکی خدمت میں پیش کیا۔ لہٰذا محترمہ فاطمہ بنت عزیز الدین سے آپ نے عقد کیا۔ جو حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب اور حضرت پیر سید عبدالغفور شاہ صاحب کی والدہ ماجدہ ہونے کے ساتھ ہزاروں وابستگان سلسلہ کی مادر روحانی ہیں۔ شاہدرہ سے فیض آباد (تاندلیانوالہ) کی طرف منتقلی۔

عقیدت مندوں کی کثرت تعداد سے شاہدرہ میں تنگ دامنی کا پیش آنا ایک لازمی امر تھا۔ چنانچہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر ۴۱۱ گ ب تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے حلقہ ارادت کی خواہش کے مطابق وہاں تشریف لے گئے بعدہ آپ کے اسم گرامی کی مناسبت سے فیض آباد مشہور ہوا۔

اولاد

حضرت پیر قندھاری کے صاحبزادگان حضرت پیر سید حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پیر سید عبدالغفور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ تیسرے صاحبزادے سید عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ صغرسنی میں ہی واصل بحق ہوگئے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی تین صاحبزادیاں ہیں۔

خلفاء اور مجازان طریقت

حضرت پیر قندھاری نور اللہ مرقدہٗ کے مریدان باصفا کی تعداد تو ہزاروں میں ہے۔ البتہ چند خوش نصیبوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جنکو حضرت پیر قندھاری یا انکے جانشین حضرت پیر سید حسین علی شاہ نے خرقہ خلافت سے نوازا۔

۱) حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب (سجادہ نشین)
۲) حضرت پیر طریقت صوفی محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ (مرولہ شریف اوکاڑہ)
۳) حضرت پیر سید اکبر علی شاہ گیلانی کوٹلی میانی شیخوپورہ (راقم کے تایا جان اور شیخ طریقت)
۴) حضرت پیر سید اصغر علی شاہ گیلانی کوٹلی میانی شیخوپورہ (راقم کے والد ماجد)
5) حضرت مولانا خان محمد صاحب موضع دھڑوڑ شریف (فیصل آباد)
۶) حضرت حکیم حاذق محمد لطیف چاہ میراں (لاہور)
۷) حضرت قاری سید عبدالواحد شاہ موضع میلو کے اوکاڑہ
8) حضرت سید طالب حسین شاہ صاحب موضع ٹانگوالی (سرگودھا)
۹) حضرت مولانا عبدالمجید صاحب کنڈی (سندھ)
۱۰) حضرت مولانا عبدالمجید رکھ والا نزد چونکی (قصور)

ان بزرگان دین کی صحبت میں جوہر قابل صوفی نشوونما پاتے ہیں خلافت کی نسبتوں سے نوازے جاتے ہیں اور خلائق عامہ کیلئے فیوضات اور برکات کا باعث ہوتے ہیں۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ صوفی وہ جس نے

تمام چیزوں کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کو اختیار کر لیا ہو اور اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہو۔

حضرت بشر حافی فرماتے ہیں! جو شخص خدا کیساتھ دل صاف رکھے اس کو صوفی کہتے ہیں۔

صاف شو باحق نہاں و آشکار
صوفیاں صاف رایں ست کار

وصال صد ملال

۲۸ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک بوقت نصف شب جمعرات قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے درویشوں کو جگایا اور حکم فرمایا کہ اب سونا نہیں ہے اسی عالم میں حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دو گھونٹ قہوہ کے نوش فرمائے' الٹی اور اجابت سے بہت زیادہ نقاہت ہوگئی لیکن زبان مبارک پر اللہ اللہ کا ورد جاری و ساری تھا اسی عالم میں آپ علیہ الرحمۃ صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

فوری طور پر آپ کو غسل دیا گیا اور آپ کی نماز جنازہ آپ کے خلیفہ حضرت صوفی محمد صدیق صاحب مرولہ شریف نے پڑھائی۔ آپ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی عملی تفسیر تھے۔

نشان مرد مومن باتو گویم
چو مرگ آید تبسم برلب اوست

حضرت قبلہ عالم نور اللہ مرقدہٗ کا روضۂ اقدس فیض آباد شریف میں آج بھی مرجع خلائق اور مصدر فیوض و برکات ہے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خوں غلطیدند
خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

آپ کے عرس مبارک میں ہر سال ہزاروں عقیدت مندان شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ سالانہ عرس مبارک کے موقع پر وعظ و مراقبات اپنی جگہ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ انسانی دلوں کی ویران بستیوں کو رونق اور تزئین و آرائش کیلئے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ جو فکری' علمی اور عملی سرمایہ فراہم کیا ہے اس کے بارے میں کچھ اہتمام کیا جائے۔ تاکہ ہزاروں عقیدت مندان آپ کے افکار عالیہ سے مستفیض ہو سکیں۔ آپکی تاریخ اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ نفوس انسانی کو مادی نجاستوں سے پاک کرنے اور اعلیٰ اخلاق و کردار پیدا کرنے کی ایک عظیم الشان تحریک تھی۔ آپ نے ہمیشہ سنت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاری و ساری رکھا اور بنی نوع انسان کے اخلاق و کردار' فکر و عمل کو صحیح کرنیکی کوششیں فرمائیں' ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے کے مصداق حضرت قبلہ عالم قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے تذکار جمیلہ کا مطالعہ طمانیت قلب اور روحانیت میں ترقی و عروج کا باعث ہوگا۔ اللہ جل مجدہ' آپ کے خانوادے کو اجر جزیل سے نوازے اور مریدان باصفا کو عمل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وبارک وسلم

اس سال آپ کا سالانہ عرس ۱۶، ۱۷ اکتوبر فیض آباد شریف ہو رہا جبکہ جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی میں آپ کا سالانہ عرس ۲۴ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔

فیض کا طلب ہوں میں یہ فیض کی سرکار ہے
فیض ظاہر فیض باطن کا دربار ہے
پیر قندھاری تمہارے فیض کا طالب ہوں میں
ہم گداؤں پر تمہارا فیض گوہر بار ہے

☆☆☆

حضرت علامہ مفتی محمد امین قادری عطاری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: مولانا محمد توفیق جونا گڑھی

باہمت اور باکردار نوجوان عالم دین مفتی محمد امین قادری عطاری بن محمد حسین بن محمد ابراہیم واڈی والا ۲۲ رجب المرجب بمطابق ۷ نومبر ۱۹۷۱ء کو کراچی کے مشہور علاقے کھارادر میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول مذہبی ہونے کی وجہ سے بچپن ہی سے مذہبی رجحان رہا۔ جس نے جلد ہی اہل علم کی مجالس ومحافل کی طرف مائل کردیا۔ صحبت صالح کے فیوض وبرکات نے ہر ہر سوچ میں دین اسلام کی ترویج واشاعت کے جذبے کو اس قدر بڑھایا کہ نوجوانی کی تمام تر توانائیاں اسی مقصد کے حصول میں صرف ہونے لگیں۔

کئی دھائیوں میں سر کئے جانے والے معرکے اس مجاہد برق بار نے چند سالوں میں نہایت سرعت اور سچائی سے طے کئے۔

کمسنی ہی میں پہلے انجمن اشاعت اسلام اور بعد میں اشاعت دین کی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی کے سرگرم کارکن بن گئے۔ ۱۹۸۵ء میں جامع مسجد گلزار حبیب میں اعتکاف کے دوران شیخ طریقت ولی کامل حضرت علامہ الیاس قادری رضوی مدظلہ العالی کے دست باکرامت پر شرف بیعت حاصل کی۔

مفتی محمد امین قادری عطاری علیہ الرحمہ کیلئے ترویج دین و ملت کی تینوں جہتیں توجہ کا مرکز رہیں یعنی درس وتدریس، وعظ و افتاء اور نشرواشاعت۔ اور ان تینوں شعبوں میں موصوف نے قابل رشک کارنامے انجام دیئے۔

(تفصیل کیلئے آپ کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب "شاہینِ ختم نبوت" ملاحظہ فرمائیں)

درس وتدریس:

۱۹۹۲ء میں گریجویشن کے بعد دن میں مصروفیت معاش اور عشاء کے بعد باقاعدہ درس نظامی کی کتب کیلئے نور مسجد کھارادر میں قائم مدرسے سے منسلک ہوئے جہاں خامسہ تک کی کتب رات کے اوقات میں پڑھیں اور درجہ سادسہ سے دورہ حدیث تک کی تعلیم صبح کے اوقات میں اہلسنت کی مرکزی دینی درس گاہ دارالعلوم امجدیہ سے مکمل کی۔ ۱۹۹۸ء میں حضرت شیخ الحدیث علامہ افتخار قادری علیہ الرحمۃ سے دورہ حدیث مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد آپ نے دارالعلوم امجدیہ کے دارالافتاء میں بیٹھنا شروع کیا۔ اور ۱۹۹۹ء میں دارالعلوم غوثیہ میں باقاعدہ مسند افتاء پر فائز ہوئے اور کئی اہم فتاوے تحریر فرمائے۔

دوران تعلیم ہی سے رات کے اوقات میں تدریس کا سلسلہ بھی شروع فرمایا۔ آپ کے کئی تلامذہ کراچی کی مختلف جامعات میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ان میں سے بعض اہم دینی امور کی نگرانی میں مصروف ہیں۔ اسکے علاوہ آپ مدرسین اور ذہین طلباء کے نجی اور معاشی مسائل حل کرنے میں

نہایت مستعد رہتے۔

وعظ افتاء:

خوش مزاجی ، باوقار اور ملنسار طبیعت ، ناصحانہ انداز گفتگو، تلقین آمیز تقاریر، جمعہ کے خطبات مسائل پر گہری نظر، درس و تدریس، افتاء کا منصب، احیاء سنت کی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی سے وابستگی ، دین متین کے لئے جذبہ قربانی سے سرشاری، کتب بین کا جنونی شوق، فرائض وسنن پر مداومت ، یہ وہ صفات اور حالات تھے جنھوں نے مرحوم کو مقبول ومحبوب عام وخاص کر دیا تھا۔ اکابرین بزرگان دین سے کئی وظائف کی اجازت بھی حاصل تھے جن میں سے اکثر آپ کے معمولات میں رہے۔ آپ پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کا بھی بہت آسان انداز میں جواب دیتے مسائل کا حل چاہنے والوں کا اکثر اوقات تانتا بندھا رہتا تھا۔ علمی مذاکرات، حج اور عمرہ تربیتی پروگرامز اور دیگر اہم دینی موضوعات پر تقاریر کیلئے مدعو کئے جاتے۔ آپ کی تقاریر تحقیقی اور پر مغز ہوتیں۔ بیک وقت تشنگان علم کو سیراب اور متلاشیان علم کو مالا مال کرتیں۔

نشرو اشاعت:

☆ اردو زبان میں بیس حصوں پر مشتمل فقہ حنفی کا مشہور انسائیکلو پیڈیا یعنی بہار شریعت کے مکمل بیس حصے کپوز کروا کر ایک کمپیوٹر سوفٹ ویئر سی ڈی تیار کروائی جو ایک ادارے کی زیر نگرانی خوبصورت کتابی شکل میں پرنٹ ہو کر مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

☆ سیدی سندی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزۃ کے فتاویٰ رضویہ کی سوفٹ ویئر سی ڈی بنانے کیلئے اکثر جلدوں کی کمپوزنگ مکمل کروائی جو مصنف جامع الاحادیث حضرت علامہ حنیف صاحب دام ظلہ العالی کے زیر نگرانی تخریج اور تسہیل کے مراحل میں ہے۔

☆ عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر دارالعلوم امجدیہ سے علماء اور موجودہ مدرسین اور طلباء کی خوبصورت اور مدلل تحریروں سے آراستہ مجلّہ "رفیق علم" کا از سر نو اجراء کروایا۔

☆ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر علماء اہلسنّت کی تحقیقی تحریروں کو جمع کرنا اور انہیں جدید کمپوزنگ اور نئے انداز سے طباعت کا کام مفتی مرحوم کا وہ عظیم کارنامہ ہے جو آپ کی پہچان بن گیا ہے۔ خصوصاً اس مشن کی وجہ سے بزم علم و دانش میں آپ کو تادیر رکھا جائے گا۔ اس عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا کی اب تک چھ جلدیں چھپ چکی ہیں۔

مفتی صاحب بروز ہفتہ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۵ء کو معمولی بخار میں مبتلاء ہوئے جو بروز اتوار ۱۸ دسمبر کو شدت اختیار کر گیا۔ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۵ء بروز منگل ۱۸ ذیقعدہ بمطابق ۱۴۲۶ھ کو نماز مغرب کے وقت اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مفتی مرحوم کی نماز جنازہ دارالعلوم امجدیہ کے قریب مین روڈ پر محدث کبیر شہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی دام ظلہ العالی کی اقتداء میں ادا کی گئی جس میں معتقدین اور محبین کے جم غفیر کے علاوہ علماء اہلسنّت کی کثیر تعداد نے بھی شرکت فرمائی۔

☆☆☆☆☆

ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: مشتاق احمد نورانی

تحریک فدایان ختم نبوت شاہدرہ کے زیر اہتمام ۲۶ ستمبر بروز بدھ رات ۸ بجے آمنہ شادی ہال شاہدرہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر شاہین ختم نبوت علامہ پیر سید واجد علی گیلانی نے کی جب کہ آستانہ عالیہ پیر قندھاری کے سجادہ نشین حضرت پیر سید رضا علی حسین شاہ قندھاری مہمان خصوصی تھے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے معروف قانون دان' وکیل غازی ممتاز حسین قادری عزت مآب جسٹس (ر) میاں نذیر اختر نے کہا کہ ناموس رسالت کا مسئلہ انتہائی نازک ہے۔ مرزا غلام قادیانی نے اپنی تحریروں میں حضور اکرم ﷺ کی توہین کی ہے۔ اسلئے وہ گستاخ رسول ہے۔ مرزا وہ ملعون ہے جس نے انگریز کے ایجنٹ کا کردار ادا کیا ہے۔ جب پوری قوم انگریز کے خلاف جہاد کر رہی تھی تو اس نے انگریز کی خاطر جہاد کو حرام قرار دیا۔ انہوں نے کہا قادیانی دنیا بھر میں پروپیگنڈہ کرتے ہیں پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے جبکہ یہ سراسر غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ محترم المقام پیر اشرف رسول شاہ ایم پی اے نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس لئے عقیدہ ختم نبوت نے تحفظ کیلئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں زمانہ طالب علمی میں تحریک ختم نبوت کے دوران گرفتار ہو گیا میں سوچ رہا تھا کہ والد صاحب بہت غصہ ہوں گے مگر والد صاحب نے اس پر خوشی کا اظہار کیا کہ میرا بیٹا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر جیل میں گیا ہے۔ انہوں نے کہا قادیانی' یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانیت امت مسلمہ کیلئے ایک ناسور ہے۔ برصغیر میں مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کیلئے انگریز نے مرزا قادیانی کو استعمال کیا۔ انہوں نے کہا ہم عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر سطح پر کریں گے۔ تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر علامہ پیر سید واجد علی گیلانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ملک بھر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے سرگرم عمل ہے۔ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے جتنا کام کرنے کی آج ضرورت ہے شاید اس سے پہلے نہ رہی ہو کیوں کہ آج قادیانی دنیا بھر میں مختلف انداز میں مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے ایمان کو تباہ کر رہے ہیں اس کام کیلئے آپ سب کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ انہوں نے کہا عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہمارے اکابرین کا مشن ہے ہم اس کو جاری رکھیں گے۔ تحریک کے مرکزی نائب امیر قاری محمد افضل باجوہ نے کہا کہ قرآن پاک کی سو سے زائد آیات سے یہ ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں آپکے بعد کوئی نبی نہیں۔ اسی طرح احادیث رسول سے بھی یہ واضح ہے کہ حضور آخری نبی ہیں۔ خود حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں" انہوں نے کہا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ہم سب کو جدوجہد کرنا ہو گی کیوں کہ یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ اس کے خلاف کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مفتی محمد

حبیب قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دور صحابہ سے لیکر آج تک سب سے زیادہ قربانیاں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے دی گئیں۔ ناموس رسالت کیلئے مسلمان اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

انہوں نے کہا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے سب سے زیادہ کام ہمارے اکابرین نے کیا اس لئے آج وقت کا تقاضا ہے کہ ہم مربوط انداز میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کریں۔ شہید ختم نبوت پیر سید محمد اجمل گیلانی رحمۃ اللہ علیہ تحریک فدایان ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے کام کرتے رہے ہیں آج ان کے برادر اصغر پیر سید واجد علی گیلانی یہ بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان کا دست و بازو بننا چاہیے۔ تاکہ یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہے۔ کانفرنس سے تحریک کے ناظم اعلیٰ مشتاق احمد نورانی' ناظم تبلیغ و تربیت علامہ محمد احمد فریدی نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس میں تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ اس مقابلہ میں اوّل پوزیشن نویدہ رفعت سیفی (گجرات) دوم شاہد محمود خان (خانیوال) اور ابوبکر زاہد (ننکانہ) نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اوّل' دوم' سوم کو بالترتیب 5000' 3000 اور 2000 نقد انعامات کے علاوہ اسناد اور دیگر تحائف بھی دیئے گئے اس کے علاوہ مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام شرکاء کو تحائف اور اسناد دی گئیں۔

اس موقعہ پر مولانا ضیاء المصطفیٰ عتیق (کلاس والہ) مولانا حافظ محمد صدیق نوری' مولانا نواز جلالی' مولانا حاجی محمد اسلم' میاں عبدالحمید' حضرت مولانا سید محمد سلیم شاہ' مولانا قاری ظفر فریدی اور دیگر بھی موجود تھے۔ کانفرنس کا اختتام درود و سلام اور پیر سید رضا علی حسین شاہ کی دعا سے ہوا۔

☆......☆......☆......☆

علم کی فضیلت

عَنْ کَثِیْرِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِی الدَّرْدَاءِ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّیْ جِئْتُکَ مِنْ مَدِیْنَۃِ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِحَدِیْثٍ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُحَدِّثُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَۃٍ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَہَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْہَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

"حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا تو ایک آدمی نے آ کر کہا کہ اے ابوالدرداء بیشک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ آپکے پاس کوئی حدیث ہے جسے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں کسی دوسرے کام کیلئے نہیں آیا ہوں حضرت ابوالدرداء نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کیلئے سفر کرتا ہے تو خداتعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کیلئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کیلئے دعائے استغفار کرتی ہیں۔ اور علماء کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علماء، انبیائے کرام کے وارث و جانشین ہیں۔ انبیائے کرام کا ترکہ دینار و درہم نہیں ہیں۔ انہوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا"۔

نورانی عرس سراپائے قدس

رپورٹ: مولانا حافظ احسن حسن نورانی

آفتاب ملت اسلامیہ قائد اہلسنت امام عشق ومحبت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا نواں سالانہ عرس امسال بھی انتہائی تزک واحتشام سے منایا گیا اس دفعہ خواص وعوام کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ تھی جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ امام نورانی کے فیوض وبرکات کا آفتاب جہاں تاب ایک عشرہ کے قریب وقت گزرنے کے باوجود حالات کی گرد سے گہنایا نہیں بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ چمک دمک سے اپنی نورانیت بکھیر رہا ہے ماشاء اللہ پنڈال رنگا رنگ بینروں اور امام نورانی کی خوبصورت تصاویر سے مزین اشتہارات سے خوب سجایا گیا۔ پنڈال سے باہر امام نورانی کی قومی، مذہبی، سیاسی خدمات کی مشتمل کتابوں کے کئی سٹال آنے والوں کو دعوت مطالعہ دے رہے تھے تقریب مقدس کا آغاز حسب معمول قرآن خوانی سے ہوا صبح دس بجے سے بارہ بجے دوپہر تک قرآن خوانی کا سلسلہ جاری رہا بعدازاں ظہر کی نماز جانشین قائد ملت اسلامیہ نقش نورانی صاحبزادہ والاشان حضرت صاحبزادہ شاہ محمد انس نورانی مدنی کی امامت میں پنڈال میں ہی ادا کی گئی اور پھر تلاوت کلام پاک سے قاری اکبر علی نعیمی نے حاضرین کے ایمانوں کو جلا بخشی اہلسنت کی روایت کے مطابق تلاوت کے بعد نعت سرور کونین کی سعادت بارگاہ نورانی کے مقبول نعت خواں فخر السادات حضرت پیر سید فیض محی الدین نورانی فیصل آبادی مدظلہ العالی نے حاصل کی پھر خطابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے صدر ڈاکٹر جاوید اعوان اور پنجاب ہی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر جاوید اختر امام نورانی کے انتہائی وفادار عالم دین اے ٹی آئی کے سابقہ صدر علامہ اقبال احمد اظہری، علامہ محمد شریف سرکی اور دیگر علماء ومشائخ نے امام نورانی کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اندرون سندھ سے آئے ہوئے بزرگ شیخ طریقت حضرت پیر مختار جان سرہندی نے بھی اپنے ملفوظات سے سامعین کے قلوب کو منور فرمایا اے ٹی آئی کے موجودہ مرکزی صدر نے بھی اپنے جوان جذبوں کا انتہائی خوبصورتی سے اظہار فرمایا اور نورانی مشن کیساتھ اپنی بھرپور وابستگی کا نئے سرے سے عہد کیا تنظیم المدارس اہلسنت کے سربراہ چیئرمین رویت ہلال کمیٹی مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے اپنے پرمغز خطاب میں بڑی فکر انگیز گفتگو فرمائی اور اس بات پر زور دیا کہ جس طرح مولانا نورانی کی شخصیت وکردار اپنے وقت کے تمام علماء ومشائخ سے ممیز وممتاز تھا وہ روایتی پیری مریدی کے قائل نہ تھے اسی طرح ان کے چاہنے والوں پر لازم ہے کہ وہ ان کے عرس کو روایتی عرس نہ بنائیں جو آمدن نشستن خوردن برخاستن کا مرکب ہو بلکہ اس بابرکت موقع پر اس بات کا عزم صمیم کریں کہ امام نورانی کے مشن کیلئے اپنا تن من دھن قربان کر دیں گے مولانا نورانی نے زندگی کے کسی حصے میں دین کی سرفرازی کی جدوجہد سے کنارہ کشی نہ فرمائی اور ہر محاذ پر داد شجاعت دیتے رہے حتیٰ کہ آخری وقت پیرانہ سالی اور بیماری کے باوجود میدان عمل میں ہی اپنی جان جان آفریں کے سپرد فرمائی لہٰذا ان کے نورانی کردار کی آج پہلے سے

کہیں زیادہ ضرورت ہے اس لئے ہم سب کو چاہیے کہ ان سے سچی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے وطن عزیز پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کی جدوجہد کو تیز تر کردیں انہوں نے کہا کہ مولانا نورانی آج موجود ہوتے تو ایک عاشق رسول ملک ممتاز حسین قادری جیل کی سلاخوں کے پیچھے نہ ہوتا ان کے نام لیواؤں کو چاہیے کہ رسول اللہ کے اس وفادار غلام کی رہائی کیلئے موثر کردار ادا کریں جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ قاری محمد زوار بہادر نے اپنے خطاب میں بتایا کہ ملک ممتاز حسین قادری کا کیس اسلام آباد ہائی کورٹ میں ہے اور لاہور ہائی کورٹ کے تین ریٹائرڈ ججز کا پینل اس کی پیروی کر رہا ہے ہم عدالت کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہیں ان شاء اللہ ہمیں پورا یقین ہے کہ ملک ممتاز حسین قادری ضرور رہا ہوں گے مزید براں انہوں نے کارکنوں کو ہدایت کی کہ الیکشن سر پر ہیں اس لئے جے یو پی کے کارکن اس کی بھرپور تیاری کریں اور ہر حلقہ سے جمعیت کے امیدوار کھڑے کیئے جائیں کیوں کہ آئندہ الیکشن ملکی تاریخ میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں اگر ہم نے اب بھی روایتی سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کیا تو پھر بھی چور ڈاکو اور لٹیرے دوبارہ مسلط ہوکر ہماری قسمت کے وارث بن جائیں گے۔ جنہوں نے ملک کو پہلے ہی دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچا دیا ہے اور اپنی تجوریاں بھر لی ہیں اس موڑ پر تاریخ ہمیں کبھی معاف نہ کرے گی۔ علاوہ ازیں ن لیگ سندھ کے جنرل سیکرٹری سلیم ضیاء سندھ اسمبلی کے سپیکر نثار کھوڑو کے علاوہ دیگر مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین نے بھی امام نورانی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ آخر میں صدر محفل حضرت صاحبزادہ شاہ محمد انس نورانی نے بڑا پرجوش خطاب فرمایا جس میں لسانی دہشتگردوں بھتہ خوروں اور دیگر سماج دشمن عناصر کو خوب لتھاڑا اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا رجب علی نعیمی نے ادا فرمائے عرس شریف کے انتظامی امور کی نگرانی حسب سابق جگر گوشہ امام نورانی صاحبزادہ شاہ محمد اویس نورانی مرکزی سینئر نائب صدر جمعیت علماء پاکستان نے فرمائی جو انتہائی مستعدی کے ساتھ تمام صورتحال پر نظر رکھے ہوئے تھے تمام آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے یوں صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر پر یہ مقدس تقریب اپنے انجام کو پہنچی آخر میں حاضرین کی تواضع پر تکلف لنگر کے ساتھ کی گئی۔

دعائے صحت کی اپیل

جمعیت علماء پاکستان کے رہنما حاجی محمد جاوید اقبال کا دل کا بائی پاس ہوا ہے۔ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ محترم حاجی محمد جاوید اقبال کی صحت اور درازی عمر کیلئے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کو صحت و ایمان کیساتھ درازئ عمر عطا فرمائے۔

منجانب: تحریک فدایان ختم نبوت و ماہنامہ "لانبی بعدی"

دعائے صحت کی اپیل

مرکزی جمعیت علماء پاکستان سواد اعظم ضلع گجرات کے رہنما مولانا قاری محمد اعجاز جلالی کے چھوٹے بھائی انجمن نوجوانان اسلام کے رہنما فیاض احمد منہاس جو ٹریفک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ محترم فیاض احمد منہاس کی صحت کیلئے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فیاض صاحب کو صحت و ایمان کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مبارک باد

حضرت صاحبزادہ پیر ضیاء المصطفیٰ عتیق امیر تحریک فدایان ختم نبوت ضلع سیالکوٹ مہتمم جامعہ عتیقیہ رضویہ کلاس والہ کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: تحریک فدایان ختم نبوت و ماہنامہ "لانبی بعدی"

ہم آئے یہاں تمہارے لئے

نذیر احمد غازی (سابق جج ہائیکورٹ)

بزدل، مکار اور ظالم دشمن مغرب اپنی تلملاہٹ کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ امریکہ اور یورپ کے مشرقی وایشیائی غلام اپنے ابلیس آقا کے اشارے پر ننگی کا ناچ، ناچ رہے ہیں۔ مغرب ہمارے افکار کو حقیر جانتا ہے اور ہمارے ثقافتی اقدار مغرب کے نزدیک حیوانیت ہیں، ان کے نزدیک ہم مشرقی لوگ بہر حال دوسرے درجے کے انسان ہیں۔ وہ ہماری خرید وفروخت کو اپنا بنیادی استحقاق گردانتے ہیں۔ وہ ہمارے اہل دانش کی بولی لگاتے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کو اپنے قبضہ زر میں رکھتے ہیں۔ ہمارے مقتدر ذہنوں پر اپنی ثقافت کا جادو کرتے ہیں۔ دوسری جانب ہم ہیں اور ہمارے ارباب بست وکشاد ہیں جو ہر لحہ اپنی ذات کو، اپنی صفات کو اور اپنی عادات کو مغرب کی خوشنودی کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔

لیکن یادرہے کہ مسلمان چاہے مغرب کا ہو یا مشرق کا، اپنی تمام تر خرابیوں اور کوتاہیوں کے باوجود اپنے مرکز ایمان حضور عالمین پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قلبی وابستگی میں کوتاہی نہیں کرتا۔ اس کے ایمان کی روشنی اور بقا وفاء مصطفی ﷺ سے وابستہ ہے۔

خالق کائنات نے محمد مصطفی ﷺ کو انسانی خوبیوں کے کمال درجے پر فائز فرمایا۔ ہر انسان دوست اسی لیے محمد مصطفی ﷺ سے قلبی لگاؤ رکھتا ہے کہ اسے سرکار عالمین مدا ﷺ کی ذات اقدس میں انسان پروری کا بحر بیکراں نظر آتا ہے۔ ان کے منکرین اور ان کے متعصب اہل علم ہر وقت اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ پر تنقید کے نئے زاویے اور توہین کے ذلیل ترین راستے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ یوں تو ان کا ایک بڑا ذخیرہ اسی پست ترین غلیظ ذہنیت کے اظہار پر مشتمل ہے لیکن گزشتہ دس سال سے توہین اسلام کا مسلسل اور مربوط سلسلہ جاری ہے۔ اس حوالے سے یہ انسانیت دشمن عناصر جارحیت اور منافقت کے جملہ اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی مذموم کارروائی کرتے ہیں۔

تصور کیجئے کہ جب آپ کسی بھی فرد یا ملت سے عزت و حیات اور بقاء وسلامتی کا ہر حق چھین لیں گے تو فطرت یقیناً ایسے راستے تلاش کرے گی جو عام زندگی اور عمومی اخلاق سے مختلف ہوں گے۔ مسلمانوں سے ان کے ایمان کا سخت ترین امتحان لیا جا رہا ہے۔ مسلمان تو مسلمان دنیا کا ہر غیر مسلم مذہب پرست بھی اپنی جان پر، اپنے ایمان اور عقائد افکار کو فوقیت دیتا ہے۔ تعلق اور وفاء کا ایک فطرتی اور بنیادی تقاضا یہی ہے کہ کوئی بھی شخص یا ملت اپنے محترم ومکرم اور ممدوح وجود کیلئے اپنا اثاثۂ جان پیش کرے تا کہ وفاء کی تکمیل ہو۔ اس حقیقت کو کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت اصل عقل وشعور اور صاحبان دانش واخلاق نہیں جھٹلا سکتے۔ مسلمان اگر اپنے آقا ومولا نبی اعظم واکرم ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو یہ ان کا فطرتی، بنیادی، عمرانی اور انسانی حق ہے لیکن اگر کوئی شخص یا ملت ان سے ان کا یہ حق چھینے یا پامال کرے تو انسانی جذبوں کے دریاؤں کے راستے میں بے سبب رکاوٹ پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ جب حقیقت ثابت ہے کہ مسلمانوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کو کبھی بھی ان کے انبیاء علی نبینا وعلیھم الصلوٰۃ والسلام کی عزت وتکریم اور تعظیم سے نہیں روکا۔ آج کے

دور کی تازہ ترین سفاک اور گھناؤنی واردات یہی ہے کہ جب چاہا جیسے چاہا اور جہاں چاہا، توہین اسلام اور توہین رسالت پناہ کا انسانیت سوز ارتکاب کیا جاتا ہے۔

اب صورت حال یہ ہے کہ گزشتہ تین ہفتوں سے پورے عالم اسلام میں نہایت جذباتی مگر مبنی بر معقولیت و انسانیت احتجاج جاری ہے۔ دوسری طرف مغرب اور مشرق میں اس کے لے پالک بچے اس احتجاج کو منافقانہ آئینے سے دیکھتے ہیں اور منافقانہ تبصرہ کرتے ہیں۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے پاکستانی مسلمانوں کے جذبات کا احترام و ادراک کرتے ہوئے یوم عشق رسول ﷺ منانے کا اعلان کیا۔ اس مقدس و متبرک موقعہ پر کچھ منظم اظہار کا سلسلہ قائم نہ ہو سکا۔ عوام سراپا احتجاج تھے۔ بدقسمتی سے سیاسی اور مذہبی قیادت جذبات کے ان پیمانوں سے ہم آہنگ نہ ہو سکی۔ مغرب کے لے پاک نام نہاد فلاحی گداگروں نے قلم سے لیکر عمل تک منافقانہ کردار ادا کیا اور احتجاج کے مقدس جذبات کو گدلا کرنے کیلئے کرائے کے شرپسند اور ہنگامہ پرستوں کو ان جلوسوں میں شامل کر کے اپنے مذموم مقاصد حاصل کیے پھر غریب فکر وطن فروش قلمکاروں نے اپنے خیالات کے کچے اور بودے اسلوب سے قوم کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ سوائے ایک دو چینلز کے باقی اکثر چینلز کے عزت فروش اینکر منافقوں کی زبان بول رہے تھے۔ ایک اینکر نے ملت اسلامیہ کے حقیقی اور ایمانی رویوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس حادثہ فاجعہ پر حقیقی اور سچے انداز سے روشنی ڈالی۔ سیاسی محاذ اور سیاستدانوں کے رویے مدافعت، خوف اور منافقت پر مبنی ہیں۔ لوگوں کے جذبات کی عمارت پر اپنی عزت کا مینار بنانے والے سیاستدانوں اگر ناموس مصطفی ﷺ کے محافظ نہ بنو گے تو عنقریب تمہاری عزتوں کے تاج بھنگیوں اور ذلیل ترین مخلوق کے پاؤں تلے روندے جائیں گے۔

سلام ہو ان غیور روشن کردار، بلند مقام افراد پر جو اپنی ہر دنیاوی حیثیت کو خیرات مصطفی ﷺ سمجھ کر اپنے آقا و مولا ﷺ کی ناموس پر نچھاور کرتے ہیں۔

غلام احمد بلور وفاقی وزیر ایک تقریب میں ملے تھے اور اپنی وفاؤں کی تکمیل کیلئے استقامت کا اظہار کر رہے تھے وہ ایک دھڑکتے ہوئے دل کیساتھ اپنے ایمان و وفا کا اظہار کر رہے ہیں کہ وزارت سیاست کیا چیز ہے میرا اصل اثاثہ تو وہ دل ہے جہاں محبت مصطفی ﷺ کا چراغ روشن ہے اور جہاں ہر لمحے اس رسول کریم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے روشن جذبوں کا دریا بہتا ہے۔ پیپلز پارٹی کے شوکت بسرا اور جمشید دستی ملت اسلامیہ کے بطل جلیل ہیں جن کے دلوں میں غیرت دینی کے ہمالیہ مقیم ہیں۔ وہ اپنی زندگی کو ایک ایسی امانت خداوندی سمجھتے ہیں جو ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کیلئے کسی وقت قربان کردی جائیگی۔ افسوس تو ان منجمد برف زدہ لیڈروں پر ہے کہ جنہیں احتجاج کی بے احتیاطیاں تو یاد ہیں لیکن خون آلودہ جارحانہ شاتمانہ حملے بھول گئے۔ عوام اور پاکستان کا نام نہاد درد انہیں ہر الٹی سیدھی حرکت پر اکساتا ہے لیکن احتجاجی جلوسوں کی قیادت سے اسلئے فرار اختیار کر گئے کہ خفیہ والوں نے جان کا خطرہ بتا دیا تھا۔ اٹھو اور دیوانہ وار اہل محبت کے قافلہ عشق و مستی کی قیادت کرو، خدا تعالیٰ اور مصطفی کریم ﷺ کی نوازشات کی نور بھری بارش تم پر برسا چاہتی ہے......

دہن میں زبان تمہارے لئے
بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے
اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلیٰ اٰلک واصحٰبک یا حبیب اللہ

مرزائی اور مرزائی نوازوں کے بارے میں

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان حنفی قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کی ایک بنیادی پہچان ہے اور ہمارے دین اسلام کی اساس ہے اس عقیدہ پر دلالت کرتے ہوئے ایک سو آیات قرآنی اور دو سو دس احادیث مبارکہ ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال کذاب کافر مرتد اور واجب القتل ہے مرزائیوں کے انگریزی نبی مرزا غلام قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ اس نے ایسی فرسا تحریریں اور دعوے کیے کہ انھیں پڑھ کر غصہ و نفرت سے ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

فتویٰ

انہی کفریہ عقائد کی بنا پر امام اہلسنت مجدد ملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان حنفی قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائی اور مرزائی نوازوں کے بارے میں فتویٰ دیا کہ قادیانی مرتد منافق ہیں مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا ذبیحہ محض نجس مردار حرام قطعی ہے مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے احکام شریعت ص 122-112-177 اعلیٰ حضرت احمد رضا خان حنفی قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام اس سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر جانا حرام فتاویٰ رضویہ ص 51 جلد 6 امام احمد رضا خان حنفی قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان فتویٰ کے مطابق مرزائی اور مرزائی نواز وہ شخص جو مرزائیوں کے ساتھ معاشی معاشرتی تعلقات رکھتا ہو وہ کافر ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے

منجانب **میاں جان محمد** ناظم مالیت تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان